www.KitaboSunnat.com

اسلام ہی
انسانیت کا حل ہے

تالیف

ڈاکٹر وصی اللہ محمد عباس
مدرس المسجد الحرام و پروفیسر جامعہ ام القریٰ
مکہ مکرمہ۔ سعودی عرب

تصمیم و تقدیم: فضل الرحمٰن عنایت اللہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❁❁❁ تنبیہ ❁❁❁

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

❁ حرفِ اوّل 7

❁ اسلام میں سلفیّت ہی انسانیت کا حل ہے 15

❁ اسلام کی حفاظت کا ذمہ 22

❁ قرآن وسنت اپنی اصل حالت میں 26

❁ اسماء الرجال کے ذریعہ دین کی حفاظت 28

❁ اسلام ایک کامل دین کی حیثیت سے 30

❁ اوقات صلاۃ اور صلاۃ کی تفصیلات 32

❁ اجتماعیت اور سوسائٹی 33

❁ عبرتناک واقعات 38

❁ ایک شخص کی توبہ کا واقعہ 38

❁ سیّدنا ماعز بن مالک الاسلمی رضی اللہ عنہ کا قصہ 39

❁ غامدیہ خاتون کا قصہ 40

❁ حقوق العباد 43

❁ من مانی کا دور دورہ 45

❁ ہندوستان کے متعلق 47

❁ عرب کی حالت 48

❁ اسلام میں عدل وانصاف 53

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ❁ طبقاتی نظام 54
- ❁ پڑوسی کے عام حقوق 56
- ❁ بدکاری، فحاشی 57
- ❁ اسلام دین فطرت ہے 59
- ❁ زینت دنیا کی اجازت 61
- ❁ انسانی جان کی حفاظت 63
- ❁ عقول کی حفاظت 70
- ❁ نسب ونسل کی حفاظت 74
- ❁ انسان کی تکریم 79
- ❁ اسلام میں مال کی اہمیت 80
- ❁ امید کی کرن 96
- ❁ السیرۃ الذاتیۃ 101

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ اوّل

الحمد للّٰہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ وعلی آلہ وصحبہ أجمعین ، و بعد!

اسلام اللہ تعالیٰ کا وہ دین فطرت ہے کہ جس پر اس نے تمام انسانوں کو تخلیق کیا ہے، یعنی اللہ عزوجل تمام انسانوں کو عقیدۂ توحید اور دین اسلام پر پیدا کرتا ہے۔ لیکن بعض اوقات خارجی عوارض اور موانع کے باعث لوگ اس دین فطرت سے برگشتہ ہو جاتے ہیں اور کفر و شرک کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری و مسلم کی سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ إِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ ، هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟ .))

’’ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں جیسا کہ جانور بچے کو پورا پورا (صحیح سالم) جنم دیتا ہے، کیا تم ان میں سے کسی بچے کو کان کٹا ہوا محسوس کرتے ہو؟‘‘

پھر جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو: ﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ﴾ (الروم: ۳۰) [1]

’’اللہ کی فطرت کو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (اختیار کیے رہو) اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں، یہ سیدھا دین ہے۔‘‘

ہر انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت کے ذریعے اس کی نشو و نما کرے

[1] صحیح بخاری ، کتاب الجنائز، رقم: ۱۳۵۸۔ صحیح مسلم، کتاب القدر، رقم: ۲۲ / ۲۲۵۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تا کہ بچہ جب بڑا ہو تو عقیدۂ توحید پر گامزن ہو اور دین اسلام کا سچا پیرو کار بنے۔ اور خود بھی اپنا حل اسی اسلام میں تلاش کرے۔ کیونکہ یہی اللہ کا وہ سچا دین ہے جس میں کوئی کجی نہیں، لیکن زیادہ تر لوگ اس حقیقت سے بے خبر ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ اس صحیح اور سچے دین کو چھوڑ کر ادیانِ باطلہ کی پیروی کر کے ضلالت و گمراہی کی گہری وادیوں میں بھٹک رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا اُمت اسلامیہ پر احسانِ عظیم ہے کہ اس نے انہیں ایک مکمل دین، دین اسلام عطا کیا ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدہ: ۳)

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی، اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔“

یہ رسالہ بنام ”اسلام ہی انسانیت کا حل“ دراصل ہندوستان میں ایک کانفرنس میں کی گئی تقریر تھی۔ جو اب کئی سالوں بعد کتابی شکل میں پیش ہو رہی ہے۔ ہمارے مہربان بھائی فضل الرحمٰن شیخ مدظلہ جو بحمداللہ کئی مفید، صحیح عقیدے اور عمل کی ترجمان کتابوں اور رسالوں کے مؤلف ہیں۔ آپ ہی کی عنایت سے یہ تقریر موجودہ شکل میں نظر آ رہی ہے۔ اس کی آیات واحادیث کے حوالوں کی توثیق موصوف ہی نے کی ہے اور خود آپ ہی نے اس کی کمپوزنگ کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے اہل وعیال کو سلامت رکھے۔ اور مزید دین خالص کی خدمت کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین۔

وصی اللہ محمد عباس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام ہی انسانیت کا حل ہے

إنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ ، وَنَسْتَغْفِرُهُ ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا ، وَمِنْ سَيِّاتِ أعْمَالِنَا ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ ، وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ .

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٢﴾﴾ (آل عمران : ١٠٢)

﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿١﴾﴾ (النساء : ١)

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾﴾ (الاحزاب : ٧٠-٧١)

أَمَّا بَعْدُ : فَإِنَّ خَيرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ (ﷺ) وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا ، فَإنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ، أَلضَّلَالَةُ فِي النَّارِ . " وَبَعْدُ!

اس موضوع کا مختصر خاکہ یہ ہے کہ آج انسانیت ہر پہلو سے گمراہ ہے عقیدے کی طرف سے، عبادت کے آداب کی حیثیت سے، اجتماعیت اور معاشرے کی حیثیت سے ہر اعتبار سے گمراہیاں ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العزت کا مقصد ہے کہ بندے اس دنیا میں صرف اسی کی عبادت اور پوجا کریں! اس دنیا میں امن و امان سے رہیں، کوئی کسی پر زور ظلم نہ کرے لیکن جس قدر یہ دنیا ترقی کر رہی ہے اسی قدر انسانی خون زیادہ بہایا جا رہا ہے، اسی قدر بدامنی اور انارکی پھیل رہی ہے۔

اس چشم فلک نے اسلام اور اسلام پر عمل کرنے والوں کی تاریخ بھی دیکھی کہ انہوں نے اس دنیا میں کس طرح اُمن قائم کیا تھا کہ ہزاروں میل کا سفر تنہا ایک عورت اونٹ پر بیٹھ کر کر لیتی اللہ کے علاوہ کسی اور سے اس کو خوف نہ ہوتا تھا۔ دنیا نے ڈیموکریٹک نظام، سیکولر نظام، کیمونزم، سوشلزم ان تمام نظاموں کا تجربہ کر لیا لیکن کسی کو اس انسانیت کا حل نہیں ملا۔ آیئے دیکھئے اسلام کس طرح اس کا حل پیش کرتا ہے۔

تاریخ ادیان اس بات پر متفق ہے کہ اللہ رب العزت نے انسانوں میں سے سب سے پہلے ابوالانسان حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اور پھر ان کے ذریعہ ان کی بیوی حضرت حواء علیہا السلام کو پیدا کیا اور پھر ان دونوں کے ذریعہ مردوں اور عورتوں سے یہ دنیا بھر دی۔ اسی حقیقت کا بیان قرآن کریم سورۃ النساء کی ابتدائی آیت میں کیا گیا ہے چنانچہ اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ٱلَّذِى تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ①﴾

(النساء: ۱)

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو! جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔ اس اللہ سے ڈرو! جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو! اور رشتے ناتے توڑنے سے بھی بچو! بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔''

سیّدنا آدم علیہ السلام کے ساتھ ہدایت کے طریقے بھی بھیجے، قرآن کریم کا فرمان ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ ﴾ (البقرۃ : ۳۱)

”اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھائے پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا، اگر تم سچے ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔“

اور مزید ارشاد فرمایا:

﴿ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَ لَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ ﴾

(طٰہ : ۱۲۳)

” فرمایا، تم دونوں یہاں سے اتر جاؤ، تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو، اب تمہارے پاس جب کبھی میری طرف سے ہدایت پہنچے، تو میری ہدایت کی جو پیروی کرے گا، نہ تو وہ بھٹکے گا اور نہ تکلیف میں پڑے گا۔“

ان آیات کریمہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انسان عالم اور دانا نہیں پیدا ہوتا۔علم و دانش سیکھنے اور پڑھنے ہی کی مرہون منت ہے۔ اور یہ ایک فطری اور عام طور پر واضح بات ہے ہر کس و ناکس جانتا ہے کہ بچہ پیدا ہوتا ہے اور وہ کچھ نہیں جانتا، صرف وہی چیز جانتا ہے جس کو اللہ رب العالمین نے عام حیوانات کی طرح اس کو سکھایا ہوتا ہے۔ بھوک لگے یا کوئی تکلیف پہنچے تو روئے ۔جس طرح رب العالمین نے بکری اور گائے وغیرہ کے بچوں کو یہ سکھایا کہ پیدا ہوتے ہی اپنے سر کو اوپر اٹھا کر اپنی ماں کے جسم سے دودھ تلاش کرے، اور جس طرح رب العالمین نے مرغی اور چڑیا کے بچے کو یہ سکھایا کہ اپنی چونچ اور اپنے ٹھونگ کو زمین میں مارے، تو اس کو روزی زمین کے کیڑے مکوڑوں اور اس میں پڑے ہوئے دانوں میں سے ملے گی۔ اس سے بڑھ کر بچہ اور کوئی چیز نہیں جانتا لیکن جوں جوں اس کی افزائش ہوتی ہے اور بڑا ہوتا ہے، اسی طرح اپنے ماحول سے اپنی ضروریات کی چیزیں سیکھتا ہے۔ اگر کوئی بچہ کسی کسان کے گھر پیدا ہوا تو وہ کسان کا کام سیکھتا ہے۔ کسی تاجر کے گھر پیدا ہوا تو تجارت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے گر سیکھتا ہے۔

اسی طرح عقیدے اور عبادت سے متعلق وہی کچھ سیکھتا ہے جو اس کے گھر، مربّی اور پرورش کنندہ کا عقیدہ ہوتا ہے۔ اس حقیقت کو نبی کریم ﷺ نے ان الفاظ مبارکہ میں بیان فرمایا ہے:

((كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْيُمَجِّسَانِهِ .)) [1]

''ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بنادیتے ہیں۔''

گویا تعلیم سے فطرت بھی بدل دی جاتی ہے۔ اور دنیا یہ بھی جانتی ہے کہ ہر شخص کی سوچ عام طور پر دوسرے سے الگ ہوتی ہے۔ اس لیے اللہ رب العزت نے اس انسان کے لیے جو ہدایت کا محتاج ہے جس طرح اسے پیدا کیا، اسی طرح اس کی ہدایت کا انتظام بھی فرمایا۔

حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ شیطان کو زمین پر اتارا، اور اس نے اللہ رب العزت کے سامنے ہی اللہ سے ڈھیل مانگی تھی کہ اگر تو نے مجھے قیامت تک ڈھیل دے دی تو میں ذرّیت آدم میں سے تھوڑے لوگوں کے علاوہ سب کو اپنے بس میں کرلوں گا۔ قرآن کریم میں ذکر ہے:

﴿لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٦٢﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً مَّوْفُورًا ﴿٦٣﴾﴾

(الاسراء: ٦٢،٦٣)

''اگر مجھے قیامت تک تو نے ڈھیل دی تو میں اس کی اولاد کو ماسوا تھوڑے لوگوں کے اپنے بس میں کرلوں گا۔ ارشاد ہوا کہ جا! ان میں سے جو بھی تیرا تابعدار ہو

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، حدیث نمبر: ١٣٨٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گا تو تم سب کی سزا جہنم ہے! جو پورا پورا بدلہ ہے۔“

تمام اہل ادیان مانتے ہیں کہ اس دنیا میں اللہ نے بہت سے انبیاء اور رسل علیہم السلام بھیجے۔ ہر ایک اپنے زمانے میں اپنی لائی ہوئی تعلیم کو بحکم ربی لوگوں تک پہنچاتا رہا۔کلام پاک میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام کا نام لے کر ذکر فرمایا۔اور بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام کا بغیر نام کے عمومی طور پر ذکر فرمایا ہے۔فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۚ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ﴿١٦٤﴾﴾ (النساء: ١٦٣، ١٦٤)

”اے نبی کریم! ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی جس طرح نوح (علیہ السلام) اور ان کے بعد والے انبیاء (علیہم السلام) کی طرف کی، اور ہم نے وحی کی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف۔ ہم نے داود (علیہ السلام) کو زبور عطا کی۔اور آپ سے پہلے کے بہت سے رسولوں کے واقعات ہم نے آپ سے بیان کیے اور بہت سے رسولوں کے نہیں بھی کیے۔ اور موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر کلام کیا۔“

ان انبیاء کرام علیہم السلام میں سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام صرف اپنی قوم ہی کی طرف نبی اور رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔کسی نبی نے عمومی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔

اس حقیقت کی تحقیق اور اس کے بارے میں یقین حاصل کرنا ہو تو ان مشہور کتابوں کا مطالعہ کیا جائے جن کے بارے میں آسمانی کتاب یا الہامی کتاب ہونے کا دعویٰ ہے، مثلاً تورات، انجیل وغیرہ جن میں واضح طور پر حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام نے بنی اسرائیل کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول بھیجے جانے کا اظہار فرمایا ہے۔

نیز ساتھ ساتھ ایک عمومی اور آخری رسول محمد ﷺ کے آنے کی خوشخبری دے کر اپنی اقوام کو آپ کی پیروی کرنے کی تاکید بھی فرمائی۔ بالخصوص نبی کریم ﷺ سے پہلے اس دنیا میں آنے والے نبی حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے اپنی قوم کو آپ کے آنے کی خوشخبری دی۔ جیسا کہ انجیل کے بہت سے ''اصحاح'' سے معلوم ہوتا ہے اور خود قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے عیسیٰ علیہ السلام کی اس تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے اہل کتاب کو وعدہ اور خوشخبری کی یاد دہانی فرمائی۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَٰبَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَىٰةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنۢ بَعْدِي اسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُم بِالْبَيِّنَٰتِ قَالُوا۟ هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝٦ ﴾ (الصف: ٦)

''اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے کی کتاب تورات جو ہے اس کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں، جن کا نام ''احمد'' ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو کہنے لگے، یہ تو کھلا جادو ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں سلفیّت ہی انسانیت کا حل ہے

اسلام میں سلفیت ہی انسانیت کا حل ہے۔ اور وہ راستہ رسول اللہ ﷺ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام اور تبع تابعین رحمہم اللہ کا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ۝۱۱۵﴾ (النساء: ۱۱۵)

''جو شخص باوجود راہِ ہدایت واضح ہو جانے کے بھی رسول اللہ (ﷺ) کا خلاف کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہو اور اسے دوزخ میں ڈال دیں گے، وہ پہنچنے کی بہت ہی بُری جگہ ہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہودیوں نے تفرقہ کیا حتی کہ وہ اکہتر (۷۱) فرقے بن گئے اور نصاریٰ تفرقے کے سبب بہتر (۷۲) فرقے بن گئے اور میری یہ اُمت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی، اور وہ تمام کے تمام فرقے آگ میں جائیں گے سوائے ایک کے۔'' پوچھا گیا کہ ''وہ ایک کون سا ہوگا؟'' آپ (ﷺ) نے فرمایا: ((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي .)) [1]

''جس چیز پر (آج) میں اور میرے صحابہ ہیں۔''

[1] سنن ترمذی، کتاب الایمان، رقم: ۲۶۴۱۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ۱۳۴۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ روایت میں استعمال شدہ الفاظ ((مَـا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي .)) میں اسی منہج سلف کی وضاحت ہے۔جس پر وہ واحد فرقۂ ناجیہ اور طائفہ منصورہ کار بند ہوگا۔ یہ وہ جماعت ہوگی جو اپنا منہج رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لیتی ہوگی۔ مزید کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتہائی واشگاف الفاظ میں ان لوگوں کا ذکر بھی کیا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فوراً بعد آئے:

((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ .)) [1]

''بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر جو ان کے بعد آئیں، پھر جو ان کے بعد آئیں۔''

یہ وہ قرون ثلاثہ ہیں کہ جن کے صراطِ مستقیم پر ہونے کی گواہی خود رسول اللہ ﷺ نے دی اور قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت کے مصداق بھی یہی لوگ ہیں۔

بلکہ قرآنی آیت کا جو اساسی نقطہ ہے وہی اس حدیث میں بیان ہوا ہے۔لہٰذا بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے قطعاً روا نہیں ہے کہ وہ ''سبیل المؤمنین'' کے علاوہ کوئی منہج اختیار کریں کیونکہ وہ لوگ اپنے رب کی جانب سے واضح ہدایت پر تھے۔عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں (حکام کی) سمع و طاعت کی اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔پس بے شک تم میں سے جو میرے بعد لمبی عمر پائے وہ بہت اختلاف دیکھے گا۔ پس تمہیں چاہیے کہ میری سنت اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو اپنے جبڑوں کے ساتھ مضبوطی سے تھامے رہو،اور دین میں نئے کاموں سے بچو کیونکہ دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔'' [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الشهادات، حدیث نمبر: ٢٦٥٢.

[2] سنن ابوداؤد، کتاب السنة، حدیث نمبر: ٤٦٠٧۔ سنن ترمذی، حدیث نمبر: ٢٦٧٦۔ إرواء الغلیل، حدیث نمبر: ٢٤٥٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں بھی آپ ﷺ نے اپنی سنت کے ساتھ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت کو بیان کیا اوراس کی بھی حکمت یہی ہے کہ وہ ہدایت یافتہ گروہ ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے سچے تابعدار اور پیروکار ہیں۔

ان آیات واحادیث کی روشنی میں ایک منہج ونظام اخذ کیا جا سکتا ہے کہ جس کے ساتھ منسلک ہونا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے اور اس سے اعراض کی کوئی گنجائش نہیں، یہ درحقیقت وہ منہج ہے کہ جس سے ہر مسلمان کو تمسک اختیار کرنا لازم ہے تاکہ وہ ''سبیل المؤمنین'' کی راہ سے نہ بھٹک جائے۔ اس منہج سے انحراف کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی سراسر مخالفت ہوگی:

﴿وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٣١﴾ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٣٢﴾﴾ (الروم: ٣١، ٣٢)

''ان مشرکوں میں سے نہ ہونا جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے، ہر گروہ اس چیز پر جو اس کے پاس ہے خوش ہے۔''

اور اسی طرح اس فرمان کی بھی مخالفت ہوگی کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾ (الأنعام: ١٥٣)

''اور یہ کہ دین میرا سیدھا راستہ ہے جو مستقیم ہے، سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔''

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے زمین پر ایک سیدھا خط کھینچا اور اس پر دست مبارک رکھ کر ارشاد فرمایا: ''یہ اللہ کی راہ ہے۔'' پھر آپ (ﷺ) نے اسی سیدھے خط کے اردگرد مزید خطوط کھینچے اور فرمایا: ''یہ مختلف راہیں ہیں جن میں سے ہر ایک کے سر پر ایک شیطان بیٹھا لوگوں کو اپنی طرف دعوت دے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ﴾ (الأنعام: ۱۵۳) ❶

رسول اللہ ﷺ نے اس عظیم حدیث مبارکہ میں واضح کر دیا کہ صراطِ مستقیم ایک راہ ہے بہت سی راہیں نہیں۔ جیسا کہ چند جہال صوفیاء کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنا مقصود ہے چاہے راستہ کوئی بھی ہو۔ افسوس! صد افسوس! کہ آج واقعتاً لوگ کئی گروہوں اور جماعتوں کی صورت نمودار ہو گئے ہیں اور ہو رہے ہیں، اور ہر ایک اس چیز پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے۔ جب کہ ہر کلمہ پڑھنے والا مسلمان اس فرمانِ باری تعالیٰ سے بخوبی آگاہ ہے:

﴿وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝﴾ (الروم: ۳۱، ۳۲)

''اور ان مشرکوں میں سے نہ ہونا جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے، ہر گروہ اس چیز پر جو اس کے پاس ہے خوش ہے۔''

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

((مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا، فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْمَاتَ ، فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ ، أُولٰئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوْا أَفْضَلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، أَبَرَّهَا قُلُوْبًا ، وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا ، وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ، وَلِإِقَامَةِ دِيْنِهِ ، فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ ، وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلَى آثَارِهِمْ ، وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ ، فَإِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ .)) ❷

---

❶ مسند احمد: ۱/ ۴۳۵، ۴۳۶ ـ سنن دارمی: ۱/ ۶۷ـ۶۸ ـ سنن نسائی، حدیث نمبر: ۱۸۴ـ شرح العقیدہ الطحاویة: ۸۱۰.

❷ مشکوٰة المصابیح، کتاب الإیمان، باب الإعتصام بالکتاب والسنة، حدیث نمبر: ۱۹۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’جو شخص کسی کی اقتداء کرنے والا ہے تو وہ ان لوگوں کی اقتداء کرے جو اسلام پر فوت ہوئے اس لیے کہ زندہ لوگ فتنے سے محفوظ نہیں ہیں، یہ صحابہ کرام اُمت اسلامیہ میں سب سے افضل ہیں۔ ان کے دل زیادہ اطاعت والے ہیں اور ان کا علم بہت گہرا ہے اور وہ تکلفات سے بری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے پیغمبر کی رفاقت اور اپنے دین کے قیام کے لیے منتخب فرمایا۔ پس ان کی دوسری ہر فضیلت کو تسلیم کرو اور ان کے نقش قدم پر چلو اور جہاں تک ممکن ہو ان کے اخلاق اور ان کی سیرت پر عمل پیرا رہو۔ یقیناً یہ لوگ ہدایت کے راستے پر تھے۔‘‘

سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

((اَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ اَنْ يُّرفَعَ ، أَلَا وَإِنَّ رَفْعَهٗ ذِهَابُ أَهْلِهٖ ، وَإِيَّاكُمْ وَالْبِدَعَ وَالتَّبَدُّعَ وَالتَّنَطُّعَ ، وَعَلَيْكُمْ بِأَمْرِكُمُ الْعَتِيْقِ .)) ❶

’’لوگو! علم کو حاصل کرو قبل اس کے کہ اُسے اُٹھا لیا جائے۔ خبردار! یقیناً اس علم کے اُٹھائے جانے سے مراد، اہل علم کا دنیا سے چلے جانا ہے، اور بدعات و خرافات، بدعات پیدا کرنے والے اور تکلف غلو، سے کام لینے سے بچو۔ تم پر لازم ہے کہ اپنے پرانے معاملے کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔‘‘

اس حدیث میں ’’پرانے معاملے‘‘ سے مراد منہج صحابہ کے مطابق قرآن وسنت کا فہم ہے۔

یاد رہے کہ اس مادیت کے دور میں منہج اہل حدیث ہی منہج سلف کے عین مطابق ہے اور وہی طائفہ منصورہ یعنی جنتی گروہ ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے تھے:

((إِنْ لَّمْ يَكُوْنُوْا أَهْلَ الْحَدِيْثِ فَلَا أَدْرِي مَنْ هُمْ .)) ❷

’’اگر یہ طائفہ منصورہ اہل حدیث نہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ وہ کون لوگ ہیں۔‘‘

---

❶ البدع والنهي عنها، لابن وضاح.

❷ معرفة علوم الحديث ، ص : ٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ آیت کریمہ ﴿يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ﴾ (بنی اسرائیل: ۷۱) ''یعنی جس دن ہم لوگوں کو ان کے امام سمیت بلائیں گے۔''...... کی تفسیر میں رقم طراز ہیں:

((وَقَالَ بَعْضُ السَّلَفِ: هٰذَا أَكْبَرُ شَرَفٍ لِأَصْحَابِ الْحَدِيْثِ لِأَنَّ إِمَامَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ .)) ❶

''اور بعض سلف کا کہنا ہے: یہ اصحاب الحدیث (اہل حدیث) کے لیے بہت بڑا شرف ہے اس لیے کہ ان کے امام نبی کریم ﷺ ہیں۔''

پس جماعت حقہ، طائفہ منصورہ جماعت اہل حدیث ہے۔ جسے دوسرے الفاظ میں سلفیت کہا جاتا ہے، اور اسی میں انسانیت کا حل ہے۔

أهل الحديث همو أهل النبي
وإن لم يصحبوا نفسه أنفاسه صحبوا

منہج سلفیت کے علاوہ گمراہی ہی گمراہی ہے۔ محدثین کرام رحمہم اللہ ہمیشہ کتاب وسنت کا پرچار کرتے رہے، اسی کی دعوت دیتے رہے اور اسی میں کامیابی تصور کرتے تھے بلکہ اسی منہج میں کامیابی کا راز سمجھتے تھے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((عَلَيْكَ بِآثَارِ مَنْ سَلَفَ وَإِنْ رَفَضَكَ النَّاسُ ، وَإِيَّاكَ وَآرَاءَ الرِّجَالِ وَإِنْ زَخْرَفُوهَا لَكَ بِالْقَوْلِ: فَإِنَّ الْأَمْرَ يَنْجَلِي وَأَنْتَ عَلَى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ .)) ❷

''سلف کے آثار وروایات کو لازم پکڑ لو اگرچہ لوگ تمہیں ٹھکرا ہی کیوں نہ دیں۔ لوگوں کی آراء سے بچو، اگرچہ وہ تمہارے لیے بات کو نہایت ہی مزین کر کے

❶ تفسیر ابن کثیر: ٤/ ١٦٤، بتحقیق عبدالرزاق المهدی.
❷ شرفه أصحاب الحديث، للخطيب.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش کیوں نہ کریں۔ اس لیے کہ بلاشبہ اس وقت پھر دین حنیف تمہارے لیے نہایت واضح، روشن ہوگا اور تم صراطِ مستقیم پر رہو گے۔''

جناب نوح الجامع بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ سے پوچھا: اس شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں کہ جو لوگوں سے اعراض واجسام (عرض و جوہر) کے بارے میں گفتگو کرے؟ تو انہوں نے فرمایا:

((مَقَالَاتُ الْفَلَاسِفَةِ، عَلَيْكَ بِالْأَثَرِ وَطَرِيقَةِ السَّلَفِ، وَإِيَّاكَ وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ: فَإِنَّهَا بِدْعَةٌ.)) ❶

''یہ فلاسفہ کی باتیں ہیں۔ تم حدیث و اثر اور سلف کے طریقے کو لازم پکڑو۔ دین میں ایجاد کی جانے والی بدعات سے بچو، کیونکہ یہ بدعت ہے۔''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((أُصُولُ السُّنَّةِ عِنْدَنَا: اَلتَّمَسُّكُ بِمَا كَانَ عَلَيْهِ أَصْحَابُ الرَّسُولِ ﷺ وَالْإِقْتِدَاءُ بِهِمْ، وَتَرْكُ الْبِدَعِ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ فَهِيَ ضَلَالَةٌ.)) ❷

''ہمارے نزدیک اُصول سنت یہ ہیں: (۱) جس مسلک و منہج اور صراطِ مستقیم پر رسول اللہ ﷺ کے اصحاب تھے اُسے مضبوطی سے تھامے رکھنا اور اُنہی حضرات کی اقتداء کرنا۔ (۲) اور بدعات و خرافات کو ترک کر دینا۔ اور یہ بات جان لیجیے کہ ہر بدعت ہی گمراہی ہے۔''

---

❶ الفقيه والمتفقه، للخطيب.

❷ شرح أُصول السنة، للالكائى.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی حفاظت کا ذمہ

اسلام کی حفاظت اللہ نے اپنے ذمہ لی ہے۔پھر یہ چیز بھی حق اور حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو آخری نبی اور رسول بنا کر اپنے دین کو مکمل کر دیا۔اور جو کتاب نبی کریم ﷺ پر نازل فرمائی اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی۔فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝٩﴾ (الحجر: ٩)

''ہم نے قرآن کو نازل فرمایا اور ہم ہی اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔''

اس لیے تاریخ شاہد ہے کہ دنیا میں جتنے انبیاء کرام علیہم السلام آئے ان کی لائی ہوئی اصل تعلیم کے وجود کا دعویٰ کوئی نہیں کر سکتا، اس حقیقت کا اعتراف واقرار خود ان ادیان کے ماننے والے کرتے ہیں۔ بلکہ ان میں سے اکثر تو اس بات کا دعویٰ کر کے اس کی صداقت کی دلیل پیش نہیں کر سکتے۔کہ ان انبیاء کرام علیہم السلام کی لائی ہوئی کتاب کس زبان میں تھی،اور پھر مکمل نمونہ کی تعلیم ان باقی تعلیمات سے حاصل کرنا مشکل ہے۔اس دنیا میں اخلاق اور انسانیت کے احترام کی رہی سہی جو جھلک نظر آتی ہے یہ سب انہی نفوس قدسیہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات کی بدولت ہے۔

اس دنیا میں بڑے بڑے فلاسفی آئے، انہوں نے اپنے فلسفے لوگوں کے سامنے چھوڑے لیکن وہ فلسفے صرف اوراق کی زینت ہی بنے رہے۔

دنیا کے اسٹیج پر بڑے بڑے بادشاہ حکمران بھی رونما ہوئے جن میں بعض نے چار دانگ عالم پر حکومت کی ہے،قوموں کی جان اور ان کے مال پر قابض ہوئے، ایک ملک کو اجاڑا اور دوسرے کو بسایا،ایک قوم کو نیچا کیا اور دوسری کو بڑھایا،ایک سے چھینا اور دوسرے کو دیا، اور اپنے قوانین بھی نافذ کیے لیکن ان کا خاکہ اس سے آگے نہ بڑھ پایا جس کی تصویر کشی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم نے کی ہے:

﴿ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَ كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴾ (النمل: ٣٤)

”بادشاہ جب کسی بستی پر قابض ہوتے ہیں تو اس کو تہس نہس کر کے بستی والے باعزت لوگوں کو ذلیل وخوار کر دیتے ہیں۔“

جس کسی ہستی نے اس دنیا کی اصلاح کا پروگرام پیش کیا وہ ناکام ہی رہی۔ بادشاہوں کی ننگی تلواروں کی دھاک نے آبادیوں کے مجرموں کو وقتی طور پر روپوش کر دیا لیکن تنہائیوں اور خلوتوں کے مجرمین کو وہ باز نہ رکھ سکیں۔انہوں نے عام بستیوں میں طاقت کے زور سے امن تو قائم کر لیا، لیکن دلوں کی بستی میں وہ امن واماں قائم نہ کر سکے۔

اگر دلوں کی بستی کے اندر امن قائم کیا تو انہی انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات نے۔ اس وقت دنیا کی جو ترقی یافتہ قومیں ہیں اور جو اپنے کو ترقی یافتہ کہتے اور دوسری قوموں کو ترقی پذیر کہتی ہیں اور انہیں اپنی جیسی تہذیب اور ترقی قبول کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔انہوں نے اس ترقی کے دور میں اس دنیا کو کیا دیا؟ کیا اس دنیا میں امن وسکون قائم کر سکے؟

اپنے شر اور اپنی شرارتوں کو چھپانے کے لیے تمام مسلمانوں کو نبیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سمیت دہشت گرد کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ انہوں نے اس ترقی کے ذریعہ دنیا کو جو تحفہ پیش کیا وہ خون ریزی، نسل کشی، بستیوں، باغات ومزارع اور کھیتوں کی بربادی کی صورت میں دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ دنیا کے امور ہی کو سب کچھ سمجھتے ہیں، ماورائے عالم دنیا کے انہیں اور کچھ یقین نہیں ۔روحانیت کا شائبہ تک ان کے دلوں میں نہیں۔ آخرت اور پھر حساب وکتاب کا کوئی تصور نہیں، ان کے یہاں عبادت گاہیں فروخت کی جا رہی ہیں، کنیسوں کو تبدیل کیا جا رہا ہے۔

کس وجہ سے؟ دنیا کی مصلحت کی خاطر اپنی ترقی کو استعمال کر کے دنیاوی اعتبار سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے کو بالا کرنا ہی ان کا مقصد ہے۔

فلسطین میں کیا کچھ ہو رہا ہے؟ بوسنہ ھرسک میں کیا کچھ کرایا؟ افغانستان اور عراق میں جو کچھ ہوا اور ہو رہا ہے یہ سب احکام الٰہی سے روگردانی آخرت اور حساب و کتاب کا تصور نہ ہونے کی وجہ سے کر رہے ہیں، خون کی ہولی کھیل کر یہ لوگ خوش ہو رہے ہیں یا پھر جو لوگ اپنے دین پر قائم رہنے کا دعویٰ کرتے ہیں تو وہ دین اگر ان کو بے سبب خونریزی کی دعوت اور تعلیم دیتا ہے تو پھر وہ دین الٰہی نہیں ۔اور یہ حقیقت ہے کہ پرانے ادیان کے متعلق خود انہی ادیان کے لوگوں کا فیصلہ ہے کہ یہ ادیان اپنی اصلی صورت میں نہیں ہیں۔قرآن کریم نے یہود و نصاریٰ کے بارے میں فرمایا:

﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾

(التوبہ: ۳۱)

”ان لوگوں نے اپنے علماء اور پادریوں کو اللہ کے علاوہ رب بنا رکھا ہے۔“

اس کی تفسیر حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث سے بخوبی ہو جاتی ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ آیت سن کر عرض کیا: کہ یہود و نصاریٰ نے تو اپنے علماء کی کبھی عبادت نہیں کی! پھر یہ کیوں کہا گیا کہ انہوں نے ان کو رب بنا لیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے کہ انہوں نے ان کی عبادت نہیں کی!

((وَلٰكِنْ يُحِلُّوْنَ لَهُمْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيَسْتَحِلُّوْنَهُ وَيُحَرِّمُوْنَ عَلَيْهِمْ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ فَيُحَرِّمُوْنَهُ فَتِلْكَ عِبَادَتُهُمْ لَهُمْ .))[1]

”لیکن یہ بات تو ہے نا، کہ ان کے علماء نے جس چیز کو حلال قرار دے دیا، اس کو انہوں نے حلال اور جس چیز کو حرام کر دیا، اس کو حرام ہی سمجھا۔ یہی ان کی عبادت کرنا ہے۔“

ماضی قریب میں سیاست نے دین کے ایک اور پہلو کو بدلنے کا منظر دکھایا، چونکہ یہود و

---

[1] سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، حدیث نمبر: ۲۴۷۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصاریٰ کا اپنا دین ان کے پادریوں اور علماء کی آراء کے تابع ہے۔ نصاریٰ دو ہزار سال سے یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے قتل کیا تھا اور اسی عقیدے کے تحت ہمیشہ یہودیوں اور عیسائیوں میں جنگیں ہوتی رہیں۔ لیکن جب سیاست نے دین کو خیر باد کہا! تو نصاریٰ مجبور ہوگئے اور سمجھ لیا کہ یہودیوں سے گٹھ جوڑ کر لینا ضروری ہے تو آج سے تقریباً پینتیس سال قبل فاتیکان کے پوپ پادریوں نے اکٹھے ہوکر یہودیوں کو حضرت مسیح کے خون سے بری کر دیا اور کہا: کہ یہودیوں نے نہیں بلکہ کسی اور قوم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا تھا۔

جبکہ ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کسی نے قتل نہیں کیا، بلکہ جب یہودیوں نے انہیں قتل کر ڈالنے کا فیصلہ کیا تو اللہ رب العزت نے کسی حواری پر عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت ڈال کر عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا۔ اس شباہت والے شخص کو انہوں نے قتل کر کے سولی پر چڑھا دیا!

﴿وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ﴿١٥٧﴾ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ﴾ (النساء: ١٥٧، ١٥٨)

''اور یوں کہنے لگے کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کو قتل کر دیا حالانکہ نہ تو انہوں نے آپ کو قتل کیا، نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ان کا (عیسیٰ کا) شبیہ بنا دیا گیا تھا۔ یقین جانو! کہ عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں اختلاف کرنے والے ان کے بارے میں شک میں ہیں۔ انہیں اس کا کوئی یقین نہیں سوائے خیالی باتوں پر عمل کرنے کے۔ یقینی بات ہے کہ انہوں نے انہیں قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن وسنت اپنی اصل حالت میں

قرآن اورسنت اپنی اصل حالت میں موجود ہیں۔اس کی واضح مثال یہ ہے کہ قرآن کے ساتھ اہتمام حفظ وضبط خود نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے کیا ہے۔کہ قرآن کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے غیر مسلم بھی اس کا اعتراف کرتے ہیں۔دنیا کی کوئی کتاب نہیں جس کے حافظ سو ۱۰۰ ، دوسو ۲۰۰ ملیں! لیکن قرآن کریم کے حفاظ ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں ہمیشہ رہے ہیں،اور رہیں گے۔

عرب ممالک خصوصاً سعودی عرب میں کتنے لاکھ بچے ایسے ہیں جو زیادہ سے زیادہ دس بارہ سال کی عمر میں دوسرے علوم کے ساتھ ساتھ قرآن حفظ بھی کر لیتے ہیں۔ایک مسجد میں اگر امام صاحب نے ایک حرف کی غلطی کی یا بھول گئے تو دسیوں بچے لقمہ دینے لگتے ہیں۔

اوراسی طرح قرآن کریم کی تفسیر وتوضیح اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ کے ذمہ کی اور وحی کے ذریعہ سے اس کی تفسیر آپ کو بتائی۔اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ ﴾

(النحل: ٤٤)

”ہم نے قرآن کریم کو آپ (ﷺ) پر نازل کیا، تاکہ اس کی تفسیر وتوضیح لوگوں کے لیے بیان فرمادیں!“

اور پھر شان رسول ﷺ میں فرمایا:

﴿ وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۟ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى ۟ۙ ﴾

(النجم: ۳ تا ٤)

”اپنی خواہش سے وہ کوئی بات نہیں کہتے مگر جو ان پر وحی کی جاتی ہے۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے نبی کریم ﷺ کے اقوال وافعال دین خالص کا جزء ہوئے، ان کے بغیر قرآن کا سمجھنا مشکل ہے، بلکہ اگر کوئی شخص احادیث کے بغیر قرآن سمجھنے کا دعویٰ کرے تو اس پر گمراہی کا فتویٰ لگایا جائے گا۔

اس بنا پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے آپ کی احادیث کو بھی محفوظ کیا، اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بعد آنے والے علماء تابعین اور اتباع تابعین رحمہم اللہ نے بھی محفوظ کیا۔

اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حدیث کے بیان کرنیوالے تمام لوگوں کے حالات کو جاننے کی ضرورت محسوس ہوئی تو اس باب میں بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توفیق سے امت محمدیہ نے معجزاتی کام دنیا کے سامنے پیش کیا اور ہزاروں لوگوں کی سوانح حیات کو قلمبند کر دیا گیا۔ کیونکہ کوئی بھی تاریخی واقعہ اگر تاریخی معیار پر ثابت نہیں تو اس کی حیثیت ایک افسانہ کی رہ جاتی ہے۔ علماء امت رحمہم اللہ نے نبی کریم ﷺ کی احادیث کی حفاظت کے لیے ہر وہ عقلی طریقہ استعمال کیا جس سے بڑھ کر علمی اور تاریخی تحقیق کا اور کوئی طریقہ ممکن نہیں۔

اس بات پر تمام دنیا متفق ہے کہ اس حیثیت سے مسلمانوں نے اپنے پیغمبر ﷺ کی اور نہ صرف پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بلکہ ہر اس چیز کی اور ہر اس شخص کے حالات زندگی کی جس کا ادنیٰ سا تعلق نبی کریم ﷺ کی ذات مبارک سے ہے، جس طرح حفاظت کی وہ عالم کے لیے مقام حیرت واستعجاب ہے۔ دیگر اقوام کو اس کی توفیق نہیں ہوئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسماء الرجال کے ذریعہ دین کی حفاظت

ان تمام لوگوں کے نام و نشان، سوانح حیات، اخلاق و عادات کو ضبط کیا گیا جو نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال اور متعلقات زندگی کی روایت کرتے تھے جنکی تعداد لاکھ کے قریب ہے۔ ان سب کے مجموعۂ احوال کو ''اسماء الرجال'' کا نام دیا گیا۔ مشہور جرمن ڈاکٹر اسپرنگر جو ۱۸۵۴ء میں اور اس کے کچھ سالوں بعد تک ہندوستان کے علمی و تعلیمی ادارے سے متعلق تھا، بنگال ایشیاٹک سوسائٹی کا سیکریٹری تھا، اس کے عہد ادارت میں اسی کی محنت سے واقدی رحمہ اللہ کی ''مغازی'' شائع ہوئی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی حالات زندگی میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی "الاصابة في تمييز الصحابة"، اسی کے عہد میں کلکتہ سے ۱۸۵۳ء۔ ۱۸۶۴ء میں شائع ہوئی، اس کے انگریزی مقدمہ میں ڈاکٹر اسپرنگر کہتا ہے:

> ''کوئی قوم دنیا میں ایسی نہیں گذری، نہ آج موجود ہے جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجال کا عظیم الشان فن ایجاد کیا ہو، جس کی بدولت آج پانچ لاکھ شخصوں کا حال معلوم ہوسکتا ہے۔'' [1]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات زندگی میں متعدد کتابیں اس وقت مارکیٹ میں دستیاب ہیں، مثلاً معجم الصحابه للبغوی، معجم الصحابه لابن قانع، معرفة الصحابة لأبي نعيم الأصبهاني، فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل، طبقات ابن سعد، طبقات خليفه بن خياط، الاستيعاب لابن عبد البر، تجريد اسماء الصحابة للذهبي، الاصابة لابن حجر، در السحابة فيمن دخل مصر من الصحابة للسيوطي، الرياض المستطابة للعامري، وغیرہ۔

اس کے علاوہ دوسرے رواۃ تابعین واتباع تابعین رحمہم اللہ اور آخر زمانے تک کے رواۃ

[1] خطبات مدراس، صفحہ:۴۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث سے متعلق سینکڑوں کتابیں دستیاب ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے جو اولین تعلیم قراءت اور کتابت کی سب سے پہلی وحی ''حرا'' میں نبی اکرم ﷺ کو دی تھی مسلمانوں نے اس پر عمل کا حق ادا کردیا۔وحی الٰہی یہ تھی:

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝﴾ (العلق: ۱تا۵)

''پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، تو پڑھتا رہ تیرا رب بڑے کرم والا ہے، جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا، جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا۔''

اس کے علاوہ احادیث کی شروح اور فقہ کی کتابوں کی کوئی انتہاء ہی نہیں۔ اور پھر چونکہ نبی اکرم ﷺ کی طرف غلط بات حافظہ کی کمزوری یا دیانت داری کی کمزوری کی بنا پر جھوٹ بول کر منسوب کی جاسکتی تھی اس وجہ سے صحیح حدیث ،اور غیر مقبول حدیث کی جانچ پڑتال کرکے علماء نے صحیح احادیث کا مجموعہ بھی جمع کیا اور ضعیف بأنواعہ کا مجموعہ بھی جمع کیا۔اس وجہ سے ایک انصاف پسند غیر مسلم بھی کہہ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اسلام کی کتاب اور نبی اسلام سے متعلق جو مواد دنیا میں موجود ہے۔وہ تاریخی طور پر ثابت شدہ ہے۔ثابت شدہ مواد کو الگ کرکے غیر ثابت شدہ کی بھی نشاندہی کردی گئی ہے۔

اس طرح کا ثبوت کسی اور مذہب میں اس کتاب کے آسمانی ہونے کا قطعاً نہیں ملتا ہے۔جن انبیاء کی طرف وہ باتیں منسوب ہیں ان کی کوئی سند نہیں،بیان کرنیوالے نا معلوم لوگ ہیں جن پر ایک عقلمند آدمی یقین نہیں کرسکتا۔نہ انبیاء کی تاریخ پیدائش کا کوئی ثبوت ہے۔ یہ بات یقینی ہے کہ ہر ملک وقوم،ہر زمانہ،ہر زبان میں لاکھ سے زائد مبارک افراد اللہ کا پیغام لے کر آئے۔مگر ان میں چند افراد کے نام ہم جانتے ہیں اور جن کے نام بھی ہمیں معلوم ہوئے تو ان کے حالات زندگی اور پھر ان کی تعلیمات کی تفصیل معلوم نہیں ہے کہ جن پر کسی دین کی بنیاد رکھی جاسکے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام ایک کامل دین کی حیثیت سے

کمال اور شمول اسلام کا خاصہ ہے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدہ: ۳)

''آج ہم نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا، اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور دین اسلام کو تمہارے لیے ہم نے اختیار کر لیا۔''

اور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّمَا بُعِثْتُ لاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الأَخْلَاقِ .)) [1]

''مجھے اچھے اخلاق کے اتمام ہی کے لیے بھیجا گیا ہے۔''

اس کمال اور شمول کا مظاہرہ دیکھنا ہو تو اسلام خالص کی روشنی میں دیکھیں، توحید کے باب میں واضح تعلیمات ہیں۔ غیر اللہ کو اللہ عزوجل کے اوصاف سے متصف کرنے کو عین شرک کہا گیا۔ کسی صحابی نے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے کہا:

((مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ .))

''اللہ جو چاہے اور آپ جو چاہیں وہی ہوگا۔''

آپ نے اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور کہا: ((جَعَلْتَنِيْ لِلّٰهِ نِدًّا .))

''تو نے مجھے اللہ کا شریک بنا دیا۔''

بلکہ یوں کہو: ((مَاشَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ .)) [2]

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحه، حديث نمبر ٤٥ .

[2] الادب المفرد، حديث نمبر : ٧٨٣ .

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ وحدہ لاشریک جو چاہیں گے وہی ہوگا۔''

طہارت اور وضو سے متعلق تفصیلات قرآن اور صحیح احادیث کی روشنی میں واضح ہیں۔

یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے یہودی کہا کرتے تھے:

((قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ كُلَّ شَيْئٍ حَتَّى الْخِرَاءَ ة .)) [1]

''تمہارے نبی تمہیں آدابِ قضائے حاجت تک بھی سکھاتے ہیں۔''

اسلام میں سینکڑوں، لاکھوں، کروڑوں معبودوں کا تصور نہیں! وہ عین شرک ہے۔

اللہ وحدہ لاشریک لہ کا وصف سورہ اخلاص میں پڑھیں:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝﴾ (الاخلاص)

''اے میرے نبی! آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ اکیلا ہے، سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں، نہ اس کو کسی نے جنا ہے، اور نہ کسی نے اس کو جنا ہے، اس جیسا کوئی نہیں۔''

خالص دین کے اندر اس چیز میں جس کا مالک صرف اللہ ہے کسی سے مدد مانگنا جائز نہیں! نہ کسی شجر سے، نہ حجر سے، نہ ولی سے، نہ اس کی قبر سے، نہ نبی سے اور نہ رسول سے۔

---

[1] صحیح مسلم: ٦٢٩، کتاب الطهارة، حدیث نمبر ١٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوقات صلاۃ اور صلاۃ کی تفصیلات

’’اوراد و اذکار‘‘ (صبح و شام) نیز اور دوسرے امورِ عبادت زکاۃ، صوم، حج ہر موضوع پر تفصیلی احکام ہمارے سامنے ہیں، وہ قرآن و حدیث سے ماخوذ ہیں۔ کئی معاملات، عبادات کی تفصیل رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احادیث کی صورت میں بیان فرمائی۔ یاد رہے کہ کسی عالم کا کوئی قول جب تک قرآن و حدیث سے ماخوذ نہ ہو یہاں قبول نہیں، کیونکہ عبادت اور حلال و حرام کے بیان کا اختیار صرف رب خالق کائنات ہی کے ہاتھ میں ہے۔

﴿وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ (النحل: ۱۱۶)

’’کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹا بہتان باندھو! سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں۔‘‘

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتماعیت اور سوسائٹی

اجتماعیت اور سوسائٹی سے متعلق واضح تعلیمات ہیں۔اسلام نے اپنے ماننے والوں اور جواسلام پر ایمان نہ لاکر اپنے دین پر قائم رہ کر اسلامی حکومت کے ماتحت رہتے ہیں ان سب کے واضح حقوق بیان فرمائے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۷﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)

آپ کے رحمت للعالمین ہونے کا مظہر ''اسلام'' کی ایک ایک تعلیم ہے۔جس وقت آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں نبی اور رسول بنا کر بھیجا، تاریخ کے اسکالرز جانتے ہیں کہ اس دنیا کی کیا حالت تھی۔ ہر طرف شرک کا انتشار تھا، یا پھر الحاد اور واضح گمراہیاں تھیں، ظلم و ستم کا دور دورہ تھا۔فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲﴾ (الجمعه: ۲)

''اس ذات کریمہ نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اللہ کی آیات کی تلاوت کرے، ان کا تزکیہ نفس کرے، اور انہیں اللہ کی کتاب اور حکمت (یعنی اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی وحی جو حدیث کہلاتی ہے اسے سکھائے) اور اس سے قبل وہ واضح گمراہی میں تھے۔''

اور ہم دیکھیں کہ ان تمام گمراہیوں کا کس طرح اسلام نے قلع قمع کیا۔ اللہ رب العزت نے اس انسان کو پیدا کر کے اسے صرف اپنی عبادت کی اجازت دی! رکوع اور سجود اور دوسری عبادتیں اپنے لیے خاص کر دیں، اسی میں انسان کی تکریم ہے۔فرمان باری تعالیٰ ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذاریات: ٥٦)

''میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٣﴾﴾

(الانعام: ١٦٢ تا ١٦٣)

''آپ فرما دیجئے! کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے۔ جو سارے جہان کا مالک ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا ہوں۔''

اور یہی حکم تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی اقوام کو بھی ملا تھا۔قرآن کریم کی شہادت ہے:

﴿اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿٦٢﴾ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٦٣﴾﴾ (الزمر: ٦٢ تا ٦٣)

''اللہ ہر چیز کا خالق ہے، اور وہی ہر چیز کا محافظ ونگراں ہے۔آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اُس کے پاس ہیں، اور جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں وہی خسارہ اُٹھانے والے ہیں۔''

اللہ رب العزت نے اپنی ذات اور صفات کی تعریف بتا کر کے ایک مسلمان کو یہ یقین دلایا کہ کوئی ذات میرے علاوہ ایسی نہیں جس نے تمہیں پیدا کیا اور آسمان و زمین کو پیدا کیا ہو، وہی خالق، وہی مالک، وہی رازق، وہی سمیع، بصیر، غفور، ودود و حلیم وغیرہ صفات کاملہ سے متصف ہے۔ وہ ڈائرکٹ بلا واسطہ سب کی باتوں اور دعاؤں کو سنتا ہے۔اس لیے کسی حاجت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وقت صرف اسی کو پکارو، یہاں کوئی کسی کا واسطہ لینا جائز نہیں، کسی نبی کا، نہ ولی کا، نہ کسی قبر کا، نہ کسی آستانے کا!

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾﴾ (المومن : ٦٠)

''تمہارے رب کا فرمان ہے! کہ مجھ سے ہی دعا کرو! میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ یقین مانو! کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ذلیل ہوکر جہنم جائیں گے''

ارکان اسلام کے ساتھ ساتھ یوم قیامت پر ایمان کو واجب کیا یعنی سب لوگ مریں گے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں پھر قیامت کا ایک دن آئے گا جس میں اللہ رب العزت سب کو اکٹھا کر کے ان کے اعمال اور کردار کا حساب لیں گے،

صالحین کے لیے جنت کا وعدہ کیا، اور برے لوگوں کے لیے جہنم کا۔

جنت:...... وہ جگہ ہے جہاں اللہ نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ سب کچھ سامان عیش و آسائش تیار کر رکھا ہے:

((مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ .)) [1]

''کہ جس کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، اور نہ کسی کان نے اس کے تفصیلی اوصاف سنے اور نہ اس کا تصور ہی کسی کے دل میں آ سکتا ہے۔ ''

جہنم:...... آگ کا گڑھا ہے۔ وہ آگ جو دنیا کی آگ سے ستر درجہ زیادہ گرم ہے اس میں جلا جلا کر عذاب ہوگا۔ باری تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ﴾ (النساء: ٥٦)

[1] صحيح بخاری، كتاب بدء الخلق، حديث نمبر: ٣٢٤٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا انہیں ہم یقیناً آگ میں ڈال دیں گے، جب ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں بدل دیں گیتا کہ وہ عذاب چکھتے رہیں۔“

اور پھر یہ عقیدہ دیا کہ کوئی شخص چھپ کر بھی کوئی کام کرے، اللہ اس کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ ان کے اعمال کو نوٹ کرنے کے لیے فرشتوں کو مقرر کر رکھا ہے۔ پھر زمین کے اس ٹکڑے کو بھی حکم دیا کہ بندہ جو کچھ کرے اس کو نوٹ کرلو، قیامت کے دن اس امانت کی گواہی دینی ہے:

﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۝﴾

(الزلزال : ٤تا٥)

”اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کر دے گی، اس لیے کہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہوگا۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی خبریں یہ ہیں کہ جس بندے یا بندی نے زمین کی پشت پر جو کچھ کیا ہوگا، اس کی گواہی دے گی! کہے گی: فلاں فلاں شخص نے فلاں فلاں عمل، فلاں فلاں دن میں کیا تھا اس لیے کہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہوگا۔“ [1]

خود اعضاءِ جسم کو حکم ہے کہ نوٹ کرو! قیامت کے دن اس کی گواہی دینی ہے:

﴿اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝﴾ (يس : ٦٥)

”ہم آج کے دن ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہیاں دیں گے، ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے۔“

تین ریکارڈ اور تین فائلیں تیار ہو رہی ہیں۔ اس عقیدۂ آخرت وحساب وکتاب کو اسلام

[1] مسند أحمد: ٢/٣٧٤۔ سنن ترمذی، کتاب التفسیر، حدیث نمبر: ٣٣٥٢۔ سنن الکبریٰ للنسائی: ٦/٥٢٠، حدیث نمبر: ١١٦٩٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مختلف پیرایوں میں انسان کے دل میں جاگزیں کرایا۔ یہ عقیدۂ آخرت ایسا عقیدہ ہے کہ انسان کے دل میں جب یہ عقیدہ جاگزیں ہو جاتا ہے تو اس کو تنہائی میں بھی گناہ کرنے سے مانع ہو جاتا ہے۔ گناہوں کے کرنے پر قابو پا کر بھی گناہ کو چھوڑ دیتا ہے جب اسے آخرت کے حساب و کتاب کی یاد آجاتی ہے۔ تو اس کا سوتا ہوا ایمان جاگ جاتا ہے۔

ایک مسلمان یہ یقین رکھتا ہے کہ دنیا کے قوانین سے حیلہ بہانہ کر کے نکل جانا ممکن ہے۔ اور اس قانون کی نظر سے اوجھل بھی ہوا جا سکتا ہے۔ لیکن جس رب "حی و قیوم" کی آنکھ سوتی نہیں اس سے بچ کر چھپنا اور چھپ کر بچنا محال ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبرتناک واقعات

ایک شخص کی توبہ کا واقعہ:

اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے اپنے سے قبل زمانے کے کچھ نیک لوگوں کا ذکر کیا ،جن میں ایک شخص وہ بھی تھا جس نے بتایا:

((إِنَّهُ كَانَتْ لِيْ اِبْنَةُ عَمٍ ، كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ)) وفي رواية: ((كُنْتُ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ ، فَأَرَدتُّهَا عَلَى نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِيْنَ فَجَائَتْنِيْ فَاعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَار عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِهَا ، فَفَعَلَتْ ، حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا وفي رواية۔فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: اِتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ ، فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِيْ أَعْطَيْتُهَا .))

”کہ اپنے چچا کی لڑکی سے ناجائز محبت کرتا تھا،اوراس سے حرام شہوت کو پوری کرنے کی کوشش کرتا رہتا تھالیکن وہ صالحہ نیک بندی غلط کام پر رضامند نہ ہوئی، اور وہ اپنی غلط خواہش میں کامیاب نہ ہوسکا۔ پھر ایک سال قحط سالی ہوئی لوگ بھوکے مرنے لگے۔اس وقت مجبور ہوکر وہ لڑکی اپنے چچا زاد بھائی سے کچھ سوال کرنے پر مجبور ہوگئی۔اس نے کہا: کہ اس وقت تک میں تم کو کچھ نہ دوں گا جب تک تو اپنی عصمت کو میرے حوالے نہ کردو۔ بھوک کی ماری معصوم لڑکی عزت فروشی پر مجبور ہوکر رضامند ہوگئی۔جب وہ شخص اپنی شہوت پوری کرنے کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لاچار پر قابو پا کر بیٹھا تو نیک بندی نے کہا: ((يَـا عَبْدَ اللّٰهِ إِتَّقِ اللّٰهَ))

''کہ اللہ کے بندے اللہ سے ڈرو! اور اس حرام مہر کو ناحق نہ توڑو! اتنا کہنا تھا کہ اللہ کا ڈر اس شخص کے دل میں جاگ گیا، اور فوری طور پر اس نے حرام کام سے توبہ کر لی اور جو کچھ اس لڑکی کو دیا تھا وہ بھی معاف کر دیا۔'' [1]

اس طرح مدرسۂ نبوت کے پروردہ دو (۲) صحابی ایک مرد اور ایک عورت کا قصہ صحیح مسلم وغیرہ میں ہے۔

سیّدنا ماعز بن مالک الاسلمی رضی اللہ عنہ کا قصہ:

حضرت ماعز بن مالک الاسلمی رضی اللہ عنہ خدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! ((طَهِّرْنِي ! فَقَالَ :"وَيْحَكَ اِرْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ .))

'' مجھے پاک کر دیں ! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ! توبہ استغفار کرو۔''

کچھ دور ہی گئے تھے کہ واپس آ کر اصرار کیا: کہ اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ناس ہو جائے! توبہ و استغفار کر لو!

اس طرح چار بار انھوں نے اصرار کیا تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس چیز سے تمہیں پاک کروں؟ کہا: زنا سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ مجنون و پاگل تو نہیں ہیں؟ لوگوں نے بتایا: کہ نہیں! مجنون نہیں ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ تحقیق پوچھا: "أَشَرِبَ خَمْرًا" کہ شراب کے نشے میں تو نہیں ہیں؟

((فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ .))

''ایک صحابیؓ نے اٹھ کر ان کا منہ سونگھا تو شراب کا کوئی اثر نہ ملا۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیداً سوال کیا: کہ تم جانتے ہو کہ حقیقت میں زنا کیا ہے؟ کہا: جی

---

[1] صحيح بخارى ، كتاب الأدب، حديث نمبر: ٥٩٧٤ـ صحيح مسلم، كتاب الرقاق، حديث نمبر: ٧١٢٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں "فَأَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ " اس کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا اور انہیں رجم کیا گیا۔"

دوسری روایت میں ہے کہ جب پتھروں کی مار ان پر پڑی تو وہ بھاگے یہانتک کہ "حرہ" میں ان کو پکڑ کر رجم کیا گیا۔

روایت کا بقیہ حصہ ہے کہ لوگ دو گروہوں میں ہوگئے۔ کچھ لوگ کہنے لگے کہ گناہ نے ماعز کو گھیر لیا وہ ہلاک ہوگئے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ ماعز کی توبہ سے بڑھ کر کس کی توبہ ہوگی کہ خود سے دربارِ رسول ﷺ میں حاضر ہوکر آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر کہا: کہ مجھے پتھروں سے مار کر قتل کر دیجئے! پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے کہا:

((اِسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِبْنِ مَالِكٍ .))

"کہ ماعز کیلئے استغفار کرو۔"

لوگوں نے ان کے لیے مغفرت کی دعا کی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ .))

"کہ ماعز نے ایسی توبہ کی ہے۔ کہ ایک امت کے درمیان اگر تقسیم کردی جائے تو سب کو کافی ہوگی۔" [1]

غامدیہ خاتون کا قصہ:

اسی طرح ایک غامدیہ عورت بھی آئیں، اور آپ ﷺ سے اصرار کیا کہ مجھے پاک کردیں! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ان کو بھی لوٹا دیا۔ دوسرے دن پھر وہ بی بی آئیں اور کہنے لگیں:

((أَرَاكَ تُرِيْدُ أَنْ تُرَدِّدَنِى كَمَا رَدَّدْتَّ مَاعِزَبْنَ مَالِكٍ .))

"میرا خیال ہے کہ آپ مجھے ماعز کی طرح لوٹا رہے ہیں۔"

اللہ کی قسم! میں زنا سے حاملہ ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: کہ جاؤ! جب بچہ جن لینا تب آنا! جب انہوں نے بچہ جن لیا تو بچے کو کپڑے میں لپیٹ کر لے کر آئیں۔

[1] صحیح مسلم، کتاب الحدود، حدیث نمبر: ٤٥٢٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا:

((إذًا لا نَرْجُمها ونَدعَ ولَدَها صَغِيْرًا لَيْسَ لَهُ مَن يَّرْضِعُهُ .))

کہ جاؤ! اسے دودھ پلاؤ! جب دودھ چھوڑ دے پھر آؤ۔ جب بچے کا دودھ چھڑا دیا، تو اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا دے کر خدمت رسول ﷺ میں لے کر حاضر ہوئیں۔ کہ اے اللہ کے نبی! اس کا دودھ چھڑا دیا ہے۔ اب یہ کھانا کھانے کے قابل ہو گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پرورش کے لیے بچے کو ایک شخص کے حوالے کیا اور ان کو ''رجم'' یعنی پتھروں سے مار کر ہلاک کرنے کا حکم دیا۔

آپ ﷺ نے ان پر صلاۃ جنازہ بھی پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے نبی!

((تُصَلِّيْ عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَقَدْزَنَتْ ؟))

''آپ زنا کرنے والی عورت پر صلاۃ جنازہ پڑھ رہے ہیں؟''

تب آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر!

((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ .))

''اس عورت نے ایسی خالص توبہ کی ہے! کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیوں کے درمیان اسے تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔''

((وَهَلْ وَجَدَتْ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالىٰ .))

''اس توبہ سے افضل کوئی توبہ ہو سکتی ہے کہ توبہ کی خاطر اس نے اپنی جان کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیا۔''[1]

ان دونوں واقعات میں عقیدہ آخرت، خوف الٰہی، خشیت خالق کا منظر واضح طور پر نظر آتا ہے۔ عبرت کا مقام ہے کہ ان دونوں کو کوئی کھینچ کر، ان پر گواہی قائم کر کے، دربارِ

[1] صحیح مسلم، کتاب الحدود، حدیث نمبر: ٤٥٢٧، ٤٥٢٨ـ ٤٥٢٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ میں لے کر نہیں آیا تھا۔خود ان کے ایمان اور خوفِ رب نے انہیں بے چین کر رکھا تھا کہ چین سے بیٹھنے نہ دیتا تھا۔

شرعی مسئلہ ہے کہ اعتراف جرم کرنے والے کو موقع ملے اور اس پر گواہ نہ ہو تو وہ انکار کر کے اپنے جرم سے بری بھی ہوسکتا ہے۔لیکن ان کے ایمان کی پختگی نے انہیں مجبور کر دیا کہ وہ چین سے نہ بیٹھ سکے اور اس دنیا کی رنگ رلیاں ان کی نظروں میں آخرت کے عذاب وثواب کے سامنے ہیچ سے ہیچ تر رہیں۔یہ عقیدہ کے کرشمے ہیں۔جب یہ عقیدہ پختہ ہو جاتا ہے تو آدمی گویا اللہ ہی کو دیکھ رہا ہوتا ہے اور دنیا میں بیٹھے ہوئے جنت اور جہنم آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔

ایک بات اور قابل توجہ ہے کہ سیّدنا ماعز بن مالک الاسلمی رضی اللہ عنہ اور غامدیہ عورت رضی اللہ عنہا یہ عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے جن کا لوگوں میں کوئی ذکر نہ تھا اور نہ ہی ان کا کوئی کارنامہ تاریخ میں مذکور نظر آتا ہے۔اگر یہ حادثہ ان کیساتھ نہ ہوتا تو شاید وہ گمنام ہی رہتے! کوئی ان کو نہ جانتا اور نہ نبی کریم ﷺ کی صحبت مبارکہ میں ان کو زیادہ سے زیادہ رہنے کا موقع ملا ہو گا۔لیکن نبی ﷺ کی صحبت کی برکت سے ان میں سے عام آدمی کا ایمان بھی پہاڑ کی طرح ہوتا تھا۔

جب ان عام صحابہ کا ایمان و یقین اس قدر پہاڑ جیسا بلند تھا تو ان خواص صحابہ کرام کے ایمان کی قوت اور بلندی کا کیا اندازہ ہوسکتا ہے جنہوں نے ایک ایک سانس اور ایک ایک لمحہ خدمت رسول ﷺ میں گزارا ہو۔اسی وجہ سے جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

((لَوْ وُزِنَ إِيمَانُ أَبِی بَكْرٍ بِإِيمَانِ أَهْلِ الأَرْضِ لَرَجَحَ بِهِمْ .)) [1]

اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان تمام اہل زمین کے ایمان سے تولا جائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان سب پر بھاری ہو جائے گا۔"

اس عقیدۂ آخرت کی روشنی میں ایک عقلمند سوچ سکتا ہے کہ دنیا میں امن و امان کو قائم کرنے کے لیے یہ عقیدہ کس قدر مؤثر چیز ہے۔

[1] فضائل الصحابه للامام أحمد، رقم: ٦٥٣ باسناد ضعيف و رواه ابن المبارك فی الزهد باسناد صحيح.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق العباد

اسلام نے اللہ مالک الملک کے حقوق کے بعد جو سب سے زیادہ حقدار ہیں ان کے حقوق کی تاکید فرمائی اور وہ ماں باپ کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، مہمانوں کے حقوق، پڑوسی کے حقوق ہیں۔

پڑوسی کسی بھی دین اور مذہب کا ہو! اسلام نے اس کے حقوق واضح طور پر بیان فرما کر اس کی مخالفت پر سخت عذاب کی وعید اور دھمکی دی ہے۔

ہر ایک حقدار کو حق دیا! اور اس کی حق تلفی پر دنیا کی سزا اور آخرت کے عذاب سے ڈرایا ہے۔ ہر ایک کے ساتھ محبت کا سلوک برتنے کا حکم دیا، اسلام نے ایک جانور کو بھی ناحق ستانے کا حق کسی کو نہ دیا۔

اگر جانور کھانے کے کام آتا ہے تو اس کو ذبح کر سکتے ہیں، اگر موذی نہیں اور نہ کھانے کے کام آئے، تو اس کے مارنے سے منع فرمایا! لیکن ذبح کرتے وقت بھی جلد از جلد تیز دھار سے ذبح کر کے اس کو آرام دینے کا حکم دیا:

((إِذَا قَتَلْتُم فَأَحْسِنُوْا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَة)) [1]

''ذبح کرو تو اچھے طریقے سے! اور قتل کرو تو اچھے طریقے سے۔''

ایک پیاسے کتے اور بلی کو پانی پلانے پر اجر کا وعدہ کیا۔ آپ ﷺ نے پرانے زمانے کے لوگوں کا ذکر کر کے فرمایا: کہ ایک شخص کنویں سے گزر رہا تھا۔ دیکھا کہ ایک کتا پیاس سے لاچار ہو کر کنویں کے پاس کی تر مٹی کو چاٹ رہا ہے۔ اس شخص کو رحم آیا اسنے اپنا جوتا نکالا:

((فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلأَ خُفَّهُ فَأَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ

[1] صحيح مسلم، كتاب الصيد والذبائح، حديث نمبر: ٥١٦٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ .)) ❶

’’کنویں میں اترا اور دانت سے پکڑ کر پانی سے بھرا جوتا نکال کر کتے کو پلا دیا۔ اس کا یہ عمل رب رحیم کو پسند آیا اور اسنے اس کے بدلے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیا۔‘‘

اس قصے کے ذریعے آپ نے لوگوں کو جانوروں پر رحم کرنا سکھایا۔ اسی طرح ایک عورت کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((دَخَلَتِ النَّارَ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا ، فَلَمْ تُطْعِمْهَا ، وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خِشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ .)) ❷

’’ایک عورت صرف اس وجہ سے جہنم میں گئی کہ اس نے ایک بلی پر ظلم کیا تھا، اس نے اس کو باندھ کر کھانا پینا نہ دیا، اور نہ ہی اس کو چھوڑا کہ جا کر کیڑے مکوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی۔‘‘

---

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الجهاد، حدیث نمبر: ۲۵۵۰۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۲۳۳۴.

❷ صحیح الجامع الصغیر، حدیث نمبر: ۳۳۷۴۔ سلسلة الصحيحة، حدیث نمبر: ۹۸۔ سنن النسائی، کتاب الکسوف، حدیث نمبر: ۱۴۹۶ .

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من مانی کا دور دورہ

نبی کریم ﷺ کی بعثت کے وقت پوری دنیا گمراہ ہوچکی تھی ،وہ قومیں جو اپنے کو اہل کتاب کہتی تھیں ان کے پوپ اور پادری دین کو اپنے ہاتھ میں لے کر جس طرح چاہتے عوام کو گھماتے اور چلاتے رہتے۔عوام نے اپنے علماء پادریوں کو حلال وحرام کا مالک سمجھ رکھا تھا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾

(التوبہ: ۳۱)

”ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنایا ہے۔“

امام ترمذی کی سنن میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے دربار میں حاضر ہوا، میری گردن میں سونے کی صلیب تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عدی ! اس بت کو نکال پھینکو !اور میں نے آپ کو: ﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ آیت پڑھتے سنا۔اور کہا کہ اللہ کے رسول: وہ ان کو رب تو نہ سمجھتے تھے:

((إِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ .))

تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ انہیں پوجتے تو نہ تھے:

((وَلٰكِنْ يُحِلُّوْنَ لَهُمْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيَسْتَحِلُّوْنَهُ وَيُحَرِّمُوْنَ عَلَيْهِمْ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ فَيُحَرِّمُوْنَهُ .))

”لیکن ان کی حلال کردہ چیزوں کو وہ لوگ حلال سمجھتے اور حرام کردہ چیزوں کو حرام سمجھتے تھے۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن بیہقی وغیرہ کی روایت میں یہ بھی آیا ہے "فَتِلْكَ عِبَادتهم" "یہی ان کی عبادت کرنا ہے۔" [1]

تاریخ کے جاننے والوں نے چھٹی صدی عیسوی بعثت نبوی ﷺ سے پہلے کو تاریخ انسانی کا تاریک ترین اور پست ترین دور شمار کیا ہے۔

یہود و نصاریٰ کی اکثریت اصل یہودیت و نصرانیت کو چھوڑ چکی تھی۔ اور جو کچھ لوگ اپنے پائے ہوئے دین پر قائم تھے وہ دین کی امانت کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے زندگی کے میدان سے کنارہ کش ہو کر دیر و کلیسا اور صحراؤں کی تنہائیوں میں پناہ گزین ہو گئے تھے۔ اخلاقی پستی بعض اقوام میں ایسی آ چکی آ تھی کہ یزدگرد جو ایران کا پانچویں صدی کے وسط میں بادشاہ تھا، اس نے اپنی لڑکی کو اپنی زوجیت میں رکھا پھر اسے قتل کر دیا۔ تاریخ طبری میں ہے کہ بہرام جو چھٹی صدی عیسوی میں حکمران تھا اس نے اپنی بہن سے اپنا ازدواجی تعلق رکھا۔ [2]

---

[1] سنن الترمذی، کتاب التفسیر، حدیث نمبر: ٣٠٩٥۔ سلسله صحیحة، حدیث نمبر: ٣٢٩٣.

[2] تاریخ طبری ٣: ١٣٨۔ انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر، صفحہ: ٤٨۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان کے متعلق

یہ ملک کسی سے پیچھے نہ تھا ،اس کے علاوہ بھی کچھ خصوصیات تھیں، جن کی وجہ سے جنہیں اس ملک کو شان یکتائی حاصل تھی ۔ان خصوصیات کو تین عنوان کے ذیل میں بیان کیا جاسکتا ہے:

۱: معبودوں کی حد سے بڑھی ہوئی کثرت ۔

۲: جنسی خواہشات کی بحرانی کیفیات ۔

۳: طبقاتی تقسیم اور معاشرتی امتیازات ۔

پھر مولانا نے ان تینوں عناوین کی تفصیل بحوالہ بعض مؤرخین ذکر کیا ہے۔ جس میں دیوتاؤں کی کثرت کے تعلق سے لکھا ہے کہ وید میں دیوتاؤں کی تعداد ۳۳ تھی ،اس صدی میں تینتیس کروڑ ہوگئی ،اس عہد میں ہر پسندیدہ اور ہر کشش رکھنے اور زندگی کی کوئی ضرورت پوری کرنے والی چیز کو دیوتا بنا لیا گیا جس کی پوجا کی جاتی تھی ۔اس طرح بتوں ،مجسموں ، دیوتاؤں اور دیویوں کا کوئی شمار نہ تھا۔

ان دیوتاؤں اور قابل پرستش اشیاء میں معدنیات ، جمادات ،اشجار و نباتات ، پہاڑ اور دریا حیوانات (سانپ وغیرہ) حتی کہ آلات تناسل ،لنگ وغیرہ سب ہی شامل تھے ۔اسی طرح اور دوسرے عناوین کا انہوں نے تفصیل سے ذکر کیا ہے ۔ ❶

❶ انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر ۔باب اول ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرب کی حالت

بعثت نبوی ﷺ کے وقت عربوں کی حالت دوسری اقوام سے بہتر نہ تھی۔بعض میں کچھ اچھے اخلاق کے ساتھ اخلاقی اجتماعی اور معاشی بہت سی برائیاں بھی آ چکی تھیں۔اسی کو اللہ رب العزت نے بیان فرمایا ہے:

﴿وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾ (الجمعة : ٢)

''کہ وہ کھلی گمراہی میں تھے۔''

وہاں بھی بتوں کی کثرت تھی ،اللہ کا وہ گھر جو توحید کا مرکز اور مرکزِ نور تھا،اس گھر میں تین سو ساٹھ (٣٦٠) بت پوجے جاتے تھے۔انہی بتوں کو الٰہی صفات سے متصف کرکے انہی سے حاجت طلبی کی جاتی۔عرب کے ہر ہر قبیلے کا الگ بت ہوا کرتا تھا، یہاں تک کہ عام پتھروں کو پوجتے اور پہلے سے اچھا پتھر مل جاتا تو پہلے کو چھوڑ کر دوسرے کی پوجا کرنے لگتے ،عجیب حال تھا انسانی عقل کا۔صحیح بخاری میں ہے،حضرت ابورجاء عطاردی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

((كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ ، فَإِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ أَخْيَرُ مِنْهُ أَلْقَيْنَاهُ وَأَخَذْنَا الآخَرَ فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِّنْ تُرَابٍ ، ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ ، فَحَلَبْنَاهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ طُفْنَابِهِ .)) [1]

''کہ ہم لوگ پتھر کو پوجتے تھے اگر اس پتھر سے کوئی اچھا پتھر مل جاتا تو پہلے کو پھینک کر اس دوسرے پتھر کو لے کر پوجنا شروع کر دیتے اور اگر پتھر نہ پاتے تو مٹی کا ڈھیر بنا لیتے اور بکری کو لا کر اس پر دوہتے پھر اس کا طواف کرتے۔''

اخلاقی طور پر ہر قسم کی برائیاں ان کے اندر پیدا ہو چکی تھیں۔''خمر'' اور ''میسر'' شراب

[1] صحيح بخاری، كتاب المغازی، حديث نمبر : ٤٣٧٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جوابازی زندگی کا خاص مشغلہ تھا، سودی لین دین کا بڑی بے رحمی سے معاملہ ہوتا تھا، لڑکیوں کو زندہ دفن کر دینے کا دلسوز رواج بھی کسی زمانے میں ان کے اندر آ چکا تھا۔عورت مظلوم تھی اس کے حقوق پامال تھے۔قرآن کریم میں جگہ جگہ اس کا ذکر ملتا ہے۔امن مفقود تھا اس لیے ہر قوم عام طور پر جنگجو ہو چکی تھی ،غارت گری کر کے دوسرے کے مال بلکہ اولاد اور عورتوں پر قبضہ کر لیتے ،بچوں عورتوں کو غلام اور لونڈی بنا لیتے کوئی سیاسی نظام نہ تھا۔ہر قبیلے کا سردار اس قبیلے کا حکمران سمجھا جاتا۔قبیلہ کا فرد ظالم ہو یا مظلوم ہر حالت میں اس کا ساتھ دینا ان کے قانون کا جزء بن چکا تھا:((اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا))❶

''اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔''

یہ ایک عام مقولہ تھا! بعد میں نبی اکرم ﷺ نے اس مقولے کو نبوت کے نور سے منور کیا اور فرمایا: کہ''ظالم بھائی کی مدد اس طرح کرو کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے ظلم سے روک دو!''❷

تاریخ گواہ ہے! کہ نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے قبل اس دنیا کا کوئی ایسا خطہ نہ تھا جسے کہا جائے کہ وہ دینی اور اخلاقی ،معاشی اور سیاسی طور پر صالح نیک اور اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے والا رہا ہو کہ جہاں بت پرستی کی بجائے اللہ وحدہ لاشریک کی پرستش ہو جہاں لوٹ کھسوٹ ،قتل وغارتگری اور ظلم کی بجائے عدل و انصاف اور حقوق کی حفاظت کا چرچا ہو۔

اس وقت عالم انسانیت کے درمیان کوئی ایسا خالص دین نہ رہ گیا تھا جس طرح اللہ رب العزت نے انبیاء کرام علیہم السلام پر اتارا تھا،کچھ صالح فطرت لوگ تھے جو انبیاء کرام کے باقی ماندہ دین اور اخلاق کو تلاش کر کے اس پر عمل کرنے کی کوششیں کرتے تھے۔جن میں ورقہ بن نوفل اور ان کے کچھ رفقاء تھے جنہوں نے حق کی تلاش میں نصرانیت قبول کر لی تھی۔جیسا کہ صحیح بخاری، کتاب بدء الوحی حدیث نمبر (۳) میں ہے۔

---

❶ صحیح بخاری، کتاب المظالم، حدیث نمبر: ۲٤٤۳.

❷ رحمت للعالمین علامہ منصور پوریؒ ،صفحہ:۳۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے ساتھی زید بن عمرو بن نفیل بھی بتوں کی پرستش کو چھوڑ کر تلاش حق میں شام کو نکلے تھے۔وہ بتوں کی پرستش اور غیراللہ کے لیے ذبح کرنے کو معیوب سمجھتے تھے۔ ❶

شام میں ایک یہودی سے ملاقات ہوئی ان کے دین کے متعلق پوچھا تو یہودی نے کہا کہ تم ہمارے دین پر اس وقت تک نہیں ہو سکتے جب تک اللہ کے غضب کا حصہ نہ پا لو۔زید نے کہا،کہ اللہ کے غضب سے بچنے کے لیے ہی دین حق کی تلاش کر رہا ہوں میں اللہ کے غضب کی سکت نہیں نہ رکھ سکتا تو کیا کوئی دوسرا دین بتا سکتے ہو؟ اس یہودی نے کہا:

(مَاأَعْلَمُهُ اِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ حَنِيفًا)

''کہ میں دین حنیف کے علاوہ کوئی دوسرا دین اس طرح کا نہیں جانتا جیسا تم تلاش کر رہے ہو۔کہا: دین حنیف کیا ہے؟''

کہا دین ابراہیم!

((دِيْنُ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَكُنْ يَهُوْدِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ .))

''کہ وہ نہ یہودی تھے نہ نصرانی اور اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کرتے تھے۔''

حضرت زید اس کے پاس سے نکلے تو ایک نصرانی عالم سے ملاقات ہوئی۔تو اس سے دین نصرانیت کے بارے میں پوچھ کر اس کی اتباع کی رغبت ظاہر کی۔اس نصرانی نے بھی کہا:

((لَنْ تَكُوْنَ عَلَى دِيْنِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ .))

''کہ تم ہمارے دین پر اس وقت تک نہیں ہو سکتے، جب تک اللہ کی لعنت کا اپنا حصہ نہ پا لو۔''

حضرت زید نے کہا کہ اللہ کی لعنت ہی سے بچنے کے لیے تلاش حق کر رہا ہوں۔اللہ کی لعنت اور اس کے غضب کو میں برداشت نہیں کر سکتا۔اور کہا: ((هَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهٖ))

''کہ کیا دوسرا کوئی دین بتا سکتے ہو؟''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، حدیث نمبر: ۳۸۲۶.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نصرانی نے کہا کہ تمہارے مقصد کا دین صرف دین حنیف ہے:

((دِيْنُ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَكُنْ يَهُوْدِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ .))

یعنی دین ابراہیم علیہ السلام جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی، اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرتے تھے۔ جب جناب زید نے دیکھا کہ یہودی اور نصرانی دونوں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے دین کی طرف اشارہ کر رہے ہیں تو ان کے پاس سے نکلے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَشْهَدُ أَنِّی عَلَى دِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ .)) [1]

''اے اللہ گواہ ہو جا! میں دین ابراہیم علیہ السلام پر ہوں۔''

یقیناً ضلال مبین میں پوری دنیا گری ہوئی تھی، ہر سو فسادات ظلم و زیادتی کا بول بالا تھا۔ پورا عالم ہلاکت کے گڑھے میں گر جانے ہی والا تھا۔ کہ اللہ کی رحمت نے اسے بچا لیا۔ باری تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا﴾

(آل عمران: ۱۰۳)

''اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب ملکر مضبوط تھام لو، اور پھوٹ نہ ڈالو، اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو، جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے، اور تم آگ کے گھڑے کے کنارے پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا!''

پھر وہ کون سی طاقت تھی جس کے ذریعے عرب جیسی اکھڑ قوم، جنگجو قوم ایک دوسرے کے اوپر اپنی جان قربان کرنے والی بن گئی۔ تالیف قلوب اور محبت اور بے نفسی اور ایثار کا جو

[1] صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، حدیث نمبر: ۳۸۲۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منظر رسول اکرم ﷺ کے اصحاب نے پیش کیا،، دنیا کو وہ اخلاق کبھی میسر نہ آئے تھے۔اس چشم فلک نے فدائیت کی ایسی مثالیں نہ دیکھی تھیں جو مثالیں اصحاب رسول ﷺ نے پیش کیں، تربیت رسول ﷺ سے اس طرح پاک ہو گئے کہ اپنی جاہلیت کے اعمال پر انہیں خود ہنسی آنے لگی۔اسلام نے ان کی عقل اوران کی فکر کو وہ بلندی عطا کی کہ تین سو ساٹھ (۳۶۰) بتوں کو پوجنے والے صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرنے لگے۔جو لوگ ہر جن وشیطان سے ڈرتے تھے، اب صرف اللہ رب العزت ہی سے ڈر رہے ہیں، اوہام ووساوس کا گذر بھی اب ان کے پاس سے نہیں ہوسکتا تھا۔وہ جو لاقانونیت کی صدیاں تھیں اپنی بساط لپیٹ چلیں، صرف اللہ کے احکام اور قانون کی حکمرانی ہوئی۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے پاس اللہ کی کتاب اوراس کے رسول ﷺ کی سنت تھی جس کو تمسک کر کے وہ تمام گمراہیوں سے بچ گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں عدل وانصاف

اسلام کا قانون عدل وانصاف ہی ظلم وجبر سے کراہتی دنیا کو نجات دے سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات قرآن وسنت کے ذریعہ اس دنیا میں اللہ کی عبادت کا زیادہ سے زیادہ چرچا ہوا، اور ظلم وزیادتی کا خاتمہ ہوا۔ اسلام نے ہر فرد بشر کے حقوق کی پابندی کا حکم دیا، اسلام نے تلوار اٹھائی تو اسی کے سامنے جس نے اس کے اوپر پہلے تلوار اٹھائی۔ ایک جانی دشمن تلوار اٹھا کر بھی اگر مسلمان ہو جاتا ہے۔ کلمہ ''لا الـه الا الـلّٰه'' عین تلوار کے نیچے پڑھ لیتا ہے، تو اسلام اس کو بھی قتل کی اجازت ہرگز نہیں دیتا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ محبوب رسول نے ایک بار میدان جنگ میں کسی کے اوپر تلوار اٹھائی اس نے ''لا اله الا اللّٰه محمد رسول الله'' کہہ دیا، اس کے باوجود انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اسامہ! تم نے اسے لا الہ الا اللہ کہہ لینے کے بعد بھی قتل کر دیا؟

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عذر کیا کہ اے اللہ کے رسول! اس نے قتل سے بچنے کے لیے ''لا اله إلا اللّٰه'' کا بہانہ بنایا تھا۔ [1]

آپ ﷺ نے کہا: کہ تم نے اس کا دل پھاڑ کر کیوں نہ دیکھا؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّی لَمْ أُوْمَرْ أَنْقُبَ قُلُوْبَ النَّاسِ .))

''مجھے اللہ نے لوگوں کے دلوں کو پھاڑ کر دیکھنے کا حکم نہیں دیا ہے۔'' [2]

اے اسامہ! قیامت کے دن لا الہ لے کر وہ شخص تمہارا حریف ہوگا! تم کیا جواب دوگے؟

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدیات، حدیث نمبر: ٦٨٧٢ ـ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، حدیث نمبر: ٢٨٨ .

[2] صحیح بخاری، کتاب المغازی، حدیث نمبر: ٤٣٥١ .

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبقاتی نظام

اسلام میں کوئی طبقاتی نظام نہیں، یہی وجہ ہے کہ مسجدوں میں کالے کیساتھ گورے کھڑے ہو کر کندھے سے کندھے ملا کر صلاۃ پڑھتے ہیں۔کسی بھی پیشے کا آدمی ہو ایک دوسرے سے شادی بیاہ کر سکتے ہیں۔اسلام نے اس طبقاتی خیال کو یکسر مٹانے کا حکم دیا ہے۔اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿ يَآأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ أُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقٰكُمْ ﴾

(الحجرات : ١٣)

’’اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت کے ذریعہ پیدا کیا ہے۔تمہیں مختلف قبیلوں اور قوموں میں صرف تعارف اور پہچان کے لیے تقسیم کیا ہے۔لیکن جان لو! اللہ کے نزدیک سب سے افضل وہی ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ اور طہارت والا ہے۔‘‘

نبی کریم ﷺ نے بنی بیاضہ کو مخاطب کر کے فرمایا:

((يَا بَنِي بَيَاضَةَ أَنْكِحُوْا أَبَا هِنْدٍ [[وَكَانَ أَبُوْهِنْدٍ حَجَّامًا]] [1]

’’اے بنو بیاضہ! ابو ھند پچھے لگانے والے سے اپنی لڑکیوں کی شادی کر دو۔اور ابو ہند حجام تھا۔‘‘

بنو بیاضہ قریش خاندان کے لوگ تھے جبکہ ابو ہند حجام تھا۔

صحیح بخاری میں ہے۔معرور کہتے ہیں کہ’’ ربذہ‘‘ مقام پر میں نے جناب ابوذر رضی اللہ عنہ سے

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحه، حديث نمبر : ٢٤٤٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاقات کی تو دیکھا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ کے غلام کا لباس ابو ذر رضی اللہ عنہ ہی کی طرح تھا۔تو میں نے اس کے بارے میں ان سے سوال کیا! کہ ایسا کیوں ہے؟ کہا: میں نے کسی آدمی سے سخت کلامی کی تھی تو اس کی ماں کا ذکر کر کے اس کو شرم دلایا! اس کی ماں عجمی تھی! اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا:

((يَا أَبَاذَرّ ! أَعَيرتَهُ بِأُمِّهِ؟ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ ، إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ ، جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ ، فَمَنْ كَانَ أَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ ، وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ ، وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَايَغْلِبُهُمْ ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَأَعِيْنُوْهُمْ .)) [1]

''ابوذر! تم نے اسے اس کی ماں کا طعنہ دیا! تمہارے اندر اب بھی جاہلیت باقی ہے تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں۔کسی کا بھائی اس کے ہاتھ کے نیچے ہو تو جو وہ کھائے اس کو بھی کھلائے اور جو پہنے اس کو بھی پہنائے۔اور پھر ایسا کام اس سے نہ لے جو اس کی طاقت سے باہر ہو، اگر اس کو بھاری کام کا مکلّف کر رہے ہو! تو اس کی مدد کرو۔''

اسی طرح اسلام نے ایک دوسرے سے نفرت کو مٹانے کی سخت تعلیمات دی ہیں۔اس کے علاوہ جہاں مسلمانوں کے حقوق بتائے۔وہیں ساتھ ساتھ غیر مسلموں کے حقوق بھی واضح فرمائے! خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک یہودی پڑوسی تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا:

((كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ .)) [2]

''وہ بیمار ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیمار پرسی کی۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب الإیمان، حدیث نمبر: ۳۰.

[2] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، حدیث نمبر: ۱۳۵۶۔ مصنف عبد الرزاق ۶: ۳۴.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑوسی کے عام حقوق

پڑوسی کے عام حقوق کا بیان فرمایا! بلاتمیز دین وعقیدہ، آپ ﷺ نے پڑوسی کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید فرمائی۔ اسلام میں پڑوس کے حق کا مستحق ہو وہ پڑوسی ہے جو کسی شخص کے گھر کے پاس رہتا ہو، چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم، عابد ہو یا فاسق، دوست ہو یا دشمن، مسافر ہو یا آ کر گھر کے پاس اترا ہو یا شہر ہی کا رہنے والا ہو، رشتے دار ہو یا دور کا! ہر شخص کو پڑوس کا حق ادا کرنا واجب ہے۔ بخاری اور مسلم کی روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے:

((مَازَالَ يُوْصِيْنِي جِبْرِيْلُ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ.)) [1]

''کہ جبریل (علیہ السلام) سے مجھے پڑوسی کیساتھ حسن سلوک کی ہمیشہ تاکید کرتے یہاں تک کہ مجھے گمان ہو چلا کہ آپ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے!'' جس طرح اپنے نسب ونسل کا آدمی وارث مال ہوتا ہے۔

نیز آپ نے فرمایا: ''کہ جو شخص اللہ پر اور دن قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے پڑوسی کو نہ ستائے!'' [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الأدب، حدیث نمبر: ٦٠١٤۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، حدیث نمبر: ٦٨٥٤.

[2] صحیح بخاری، کتاب الأدب، حدیث نمبر: ٦٠١٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدکاری، فحاشی

اسلام میں زنا بہت ہی برا اور فحش کام ہے۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا: کہ زنا کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ سب نے کہا کہ زنا حرام کام، اللہ اور رسول ﷺ نے اسے حرام کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: کہ آدمی دس عورتوں سے زنا کرے اس کا گناہ ہلکا ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرے۔ پوچھا: کہ چوری کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ سب نے کہا کہ چوری حرام ہے، اللہ اور رسول ﷺ نے اسے حرام کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ دس گھروں سے چوری کرنے کا گناہ پڑوسی کے گھر چوری کرنے سے ہلکا ہے۔ آپ نے قسم کھا کر فرمایا:

((وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، قِيلَ وَمَنْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؟قَالَ :اَلَّذِیْ لَا يُؤْمِنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ)) [1]

”کہ اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں! وہ شخص مومن نہیں! وہ شخص مومن نہیں! پوچھا گیا کہ اللہ کے رسول وہ کون شخص ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی شر اور ظلم سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔“

پڑوسی کے حقوق کی تفصیل کے لیے احادیث کی کتابیں دیکھی جائیں! خصوصاً ”صحیح الترغیب والترہیب۔“

اسی تعلیم کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اپنے پڑوسی کا حد درجہ خیال رکھتے تھے۔ امام بخاری ”الادب المفرد“ میں روایت کرتے ہیں، مجاہد کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا، ان کا غلام بکری ذبح کر کے اس کی کھال اتار رہا تھا، آپ نے غلام سے فرمایا:

[1] صحيح بخاری، كتاب الأدب، حديث نمبر: ٦٠١٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ بکری کے ٹکڑے کر لینے کے بعد سب سے پہلے یہودی پڑوسی کو اس میں سے دینا! مجاہد کہتے ہیں کہ یہودی کا آپ اس قدر خیال کر رہے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتے تھے:

((مَازَالَ یُوْصِیْنِیْ جِبْرِیْلُ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ أَنَّهٗ سَیُوَرِّثُهٗ .)) ❶

”جبریل (علیہ السلام) مجھے پڑوسی کے متعلق تاکید فرماتے رہے! یہاں تک کہ مجھے گمان ہو چلا کہ اسے وارث بنا دیں گے۔“یعنی جس طرح اولاد وارث ہوتی ہے۔“

❶ صحیح بخاری، کتاب الأدب، حدیث نمبر: ٦٠١٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام دین فطرت ہے

اس نفس کے خالق نے وہی حکم دیا ہے جس کا نفس انسانی متحمل ہوسکتا ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ﴾ (البقرہ: ۲۸۶)

''اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔''

آپ غور فرمائیے! کہ آدمی اگر کسی سے ناراض ہے تو شریعت نے اس کو تین دن تک چھوڑ دینے کی اجازت دی ہے اس کے بعد پھر دونوں کو مل جانا ضروری قرار دیا۔

((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَّهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ .)) [1]

''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔''

تین دن کی اجازت اس نفس کے تقاضے کے تحت کتنی فطری بات ہے، اگر اس نفس کو فوری طور پر مجبور کیا جائے تو شاید قبول نہ کرے اور ہوسکتا ہے اس مجبوری کے دباؤ میں اس کو ذہنی اور بدنی نقصان بھی پہنچ جائے۔

یہ انسانی فطرت ہے کہ مصیبت کا درد اور اس کا اثر پہلی بار بہت بڑا ہوتا ہے لیکن پہاڑ جیسی مصیبت سے بھی آہستہ آہستہ طبیعت کو سکون مل جاتا ہے۔ کسی کی وفات پر عام لوگوں کے لیے تین دن اظہار غم کی اجازت ہے:

((لَا تُحِدُّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثٍ ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا)) [2]

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الأدب، حديث نمبر: ٤٩١١.

[2] سنن ابوداؤد، کتاب الطلاق، تفريع ابواب الطلاق، حديث نمبر: ٢٣٠٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کوئی عورت تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے، مگر اپنے شوہر کا چار مہینے دس
دن سوگ منائے گی۔''

ہاں صرف بیوی کو شوہر کے اوپر چار مہینے دس دن سوگ منانے کو فرض کر دیا گیا۔ یہ
اسلام کے دین فطرت ہونے کی دلیل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زینت دنیا کی اجازت

اسلام نے اس نفس کے جائز تقاضوں کے پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ یہ نفس دنیاوی ملذات سے لطف اندوز ہونا بھی چاہتا ہے۔اسی طرح دنیا کے مال ومتاع کے حاصل کرنے کا ایک مادہ بھی اس نفس کا جزء ہے۔فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾

(الاعراف: ۳۲)

”آپ فرمائیے! کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے اسباب زینت کو، جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس نے حرام کیا ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ یہ اشیاء اس طور پر دراصل دنیا میں مومنوں کے لیے ہیں مگر قیامت کے روز تو خالص اہل ایمان ہی کے لیے ہوں گی۔“

اسی طرح اسلام میں بن باسی لینا اور گھر بار چھوڑ کر جنگلوں میں بس جانا یعنی کٹیا اور خانقاہ بنا کر دنیا سے قطع تعلق کر کے صرف عبادت اور اللہ کی یاد کے لیے الگ ہو جانا شریعت کے خلاف کام ہے۔اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ﴾ (الحدید: ۲۷)

”رہبانیت کی بدعت خود ان کی اپنی ایجاد ہے۔ہم نے اس کو ان پر لاگو نہیں کیا تھا۔“

صحیح مسلم اور صحیح بخاری وغیرہ میں ہے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

((جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوْتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوْا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا ، فَقَالُوْا:وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ ، قَالَ أَحَدُهُمْ:أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ آخَرُ:أَنَا أَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ ، وَقَالَ آخَرُ:أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا . فَجَاءَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : "أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا ؟ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ ، لَكِنِّي أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّيْ وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّيْ .))[1]

''کچھ افراد نے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات سے آپ کے گھر کے اعمال سے متعلق سوال کیا :معلوم کر لینے کے بعد کہا: کہ ہم کہاں اور رسول ﷺ کہاں تو ان میں سے کسی نے کہا کہ میں نکاح وشادی نہ کروں گا،کسی نے کہا میں گوشت نہ کھاؤں گا کسی نے کہا کہ میں بستر پر نہ سوؤں گا نبی رحمت ﷺ کو ان کی باتیں پہنچیں تو آپ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟تم لوگ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں ۔ میں ان سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں ۔اس کے باوجود میں صلاۃ بھی پڑھتا ہوں ،سوتا بھی ہوں،صوم بھی رکھتا ہوں، صوم نہیں بھی رکھتا،عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں ،ان سے میں ملاپ بھی کرتا ہوں ۔ جو شخص میری سنت سے اعراض کرے گا یعنی منہ موڑے گا، وہ مجھ میں سے نہیں ۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب النکاح، حدیث نمبر: ٥٠٦٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانی جان کی حفاظت

انسانی فطرت ہے، بلکہ تمام حیوانات اور ذی نفس کا خاصہ ہے کہ جان کی حفاظت ضروری سمجھتا ہے۔اسلام نے انسانی جان کی حفاظت کے لیے بہت ہی معقول اور مؤثر طریقہ بتایا ہے۔اوراس کی تنفیذ کا حکم دیا ہے۔

اسلام نے اس دنیا میں امن کا نظام قائم کیا ہے، اور کیوں نہ ہو جبکہ یہ اس ذات کی طرف سے جس نے انسان کو پیدا کیا اور وہی اس کی مصلحت کو جانتا ہے۔ظلم و جور سے کراہتی دنیا اگر امن چاہتی ہے تو اسے چاہیے کہ اسلام پر ایمان لائے اور مسلمان بن جائے ورنہ کم از کم اسلام کے نظام امن کو اختیار کرے!

انسانی جان اللہ رب العزت اور نبی کریم ﷺ کے نزدیک بہت ہی قیمتی ہے۔اس وجہ سے اللہ رب العزت نے جانوں کی حفاظت کا سخت انتظام فرمایا ہے۔ایک فرد کے قتل کو تمام لوگوں کے قتل جیسا قرار دیا:

﴿مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا﴾ (المائدہ: ۳۲)

”بنی اسرائیل پر ہم نے فرض کر دیا۔کہ جو شخص کسی کو ناحق قتل کرے گا یا زمین میں فساد برپا کرنے کے لیے قتل کرے گا تو گویا اسنے پوری نوع انسانی کو قتل کر ڈالا، اور جو اسے زندہ رکھے گا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو زندہ چھوڑا۔“

صحیح بخاری اور مسلم میں سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ .))[1]

''کہ قیامت میں معاملات سے متعلق چیزوں میں سے سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا۔''

صحیح بخاری وغیرہ میں ہے، جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((اِنَّ مِنْ وَرْطَاتِ الأُمُوْرِ الَّتِيْ لاَ مَخْرَجَ لِمَنْ اَوْقَعَ نَفْسَهٗ فِيْهَا ، سَفْكُ الدَّمِ الْحَرَا مِ بِغَيْرِ حِلِّهِ .))[2]

''یقیناً حرام خون کا بہانہ ایسا تنگ راستہ ہے کہ انسان کا اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں۔''

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَّغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا أَوْمُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا .))[3]

''ہر گناہ کے بارے میں امید ہے کہ اللہ بخش دے سوائے شرک کے یا اس شخص کے جس نے کسی مسلمان کو ناحق قتل کیا ہو۔''

اسلام میں کسی بھی شخص کا خون بہانا حرام ہے، خواہ وہ کسی بھی دین اور مذہب کا ہو بشرطیکہ وہ مسلمانوں سے جنگ نہ کرتا ہو، اور مسلمانوں کے جان و مال کے درپے نہ ہو۔ اگر وہ مسلمانوں کے عہدوامان وپیمان کے اندر ہے تو اس کے قتل پر اللہ کی طرف سے بہت سخت وعید آئی ہے۔ جس طرح ایک مسلمان کے قتل پر سخت وعید آئی ہے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿ وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝۹۳ ﴾ (النساء: ٩٣)

---

[1] صحیح مسلم، کتاب القسامة، حدیث نمبر: ٤٤٧٥.

[2] صحیح بخاری، کتاب الدیات، حدیث نمبر: ٦٨٦٣.

[3] سنن ابوداؤد، کتاب الفتن والملاحم، حدیث نمبر ٤٢٧٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جو شخص قصداً جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کرے گا تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اللہ کا غضب اس پر ہوگا اور لعنت بھی نیز اللہ نے اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

اسی طرح عہد و پیمان دے کر کسی غیر مسلم کو قتل کرنے کی سزا اور عذاب یہ ہے کہ قاتل جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا۔ صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَـنْ قَتَـلَ مُـعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةَ (أى لَمْ يَشُمَّهَا)وَإِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ عَامًا .)) [1]

سنن نسائی کے الفاظ اس طرح ہیں:

((مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيْحَ الْجَنَّةِ .))[2]

”جو شخص ذمی اور معاہدین میں سے کسی کو قتل کرے وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا۔“

سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ جناب معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسلمین اور رومیوں کے درمیان صلح اور عہد تھا۔ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا ارادہ ہوا کہ فوج لے کر ان کی سرحدوں تک چلیں اور عہدو پیمان کی مدت ختم ہوتے ہی حملہ کر دیں۔

صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جناب عمرو بن عبسہ السلمی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ وفاء عہد نہیں! بلکہ غدر و خیانت ہے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کہ کیا کہہ رہے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے:

((مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَايَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدُّنَّهُ حَتَّى يَمْضِى أَمَدُهُ أَوْ يَنْبَذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ .))[3]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجزیہ والموادعة، حدیث نمبر: ۳۱۶۶.

[2] سنن النسائی، کتاب القسامة، حدیث نمبر: ۴۷۴۹.

[3] سنن ترمذی، کتاب السیر، حدیث نمبر: ۱۵۸۰۔ سلسلة الصحیحة، حدیث نمبر: ۲۳۵۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’کہ جس کسی کے درمیان عہد وامان ہو تو اس وقت تک فوج کشی کی تیاری نہ کرے جب تک مدت گزر نہ جائے یا پھر انہیں باخبر نہ کر دے۔‘‘

اسی وجہ سے اسلام نے دنیا میں قاتل کی سزا بدلے کے طور پر قتل رکھی ہے۔فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۭ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى﴾ (البقرہ: ۱۷۸)

’’مومنو! مقتول کے بدلے قاتل کو قتل کرنا تمہارے اوپر فرض ہے۔آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت قتل کی جائے گی۔‘‘

توریت کا قانون بھی یہی تھا اور وہی قانون قرآن نے مسلمانوں کے لیے بھی برقرار رکھا۔فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ﴾

(المائدہ: ٤٥)

’’ہم نے یہودیوں پر توریت کے ذریعہ فرض کیا تھا کہ قاتل کو مقتول کے بدلے قتل کیا جائے ،مظلوم کو آنکھ پھوڑنے کے بدلے میں ظالم کی آنکھ پھوڑی جائے! ناک کان کاٹنے کے بدلے میں کاٹنے والے کے ناک اور کان کاٹے جانے کے بعد پھر قتل کیا جائے۔اگر زخمی کیا تو زخم کا بدلہ زخم لگا کر لیا جائے۔‘‘

یہ قانون تورات میں اب بھی پایا جارہا ہے۔اگرچہ اسمیں یہودی علماء نے بہت تبدیلیاں کر ڈالی ہیں۔ [1]

---

[1] دیکھئے:الکتاب المقدس خروج ۲۱،۲۳ ۔۲۵۔ اسی طرح انجیل متی میں بھی اسی جیسا حکم ہے۔دیکھئے:متی ۵۔۲۱۔۱۹۔۱۸/۱۹۔۱۸۔۔ لوقا ۱۸/۲۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج کل قصاص کا وجود دنیاوی قانون میں مفقود ہے اس وجہ سے قاتل بے خوف وخطر قتل کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے کیونکہ وہ رشوت دے کر یا لوگوں کا واسطہ لے کر اس مسئلہ کو حل کرسکتا ہے، یا پھر چند سالوں کی سزائے جیل (جس میں اس کے کھانے پینے، اوڑھنے اور سونے کا انتظام ہوتا ہے) برداشت کر کے پھر نکل کر لوگوں کے لیے خوف و ہراس کا سبب بنا رہتا ہے۔لوگ قاتل کے نام سے ہی ڈرتے رہتے ہیں، بلکہ قاتل لوگوں کو دھمکی دیتا پھرتا ہے کہ دس سال جیل کاٹ کر آیا ہوں، پرواہ نہیں مزید جیل کاٹ سکتا ہوں ،لیکن تمہیں مار ڈالے بغیر نہ رہوں گا۔لیکن اگر مجرم کو یہ یقین ہو کہ اگر ہم نے کسی کو قتل کیا تو ہمیں بھی قتل کیا جائے گا ،تو یقیناً وہ قتل کے ارادے سے تھرّ ا جائے گا۔اگر اسے یقین ہو کہ ہم اگر کسی کی آنکھ پھوڑیں گے تو ہماری آنکھ بھی پھوڑ دی جائیگی ،اگر یقین ہو کہ ہم کسی کی ناک ،کسی کا کان کاٹیں گے تو ہماری ناک اور ہمارا کان بھی کاٹا جائے گا ۔اگر اسے یقین ہو کہ ہم نے اگر کسی کے دانت توڑے تو ہمارے دانت بھی توڑے جائیں گے۔جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ أَنَّ ٱلنَّفْسَ بِٱلنَّفْسِ وَٱلْعَيْنَ بِٱلْعَيْنِ وَٱلْأَنفَ بِٱلْأَنفِ وَٱلْأُذُنَ بِٱلْأُذُنِ وَٱلسِّنَّ بِٱلسِّنِّ وَٱلْجُرُوحَ قِصَاصٌ﴾

(المائدہ: ٤٥)

’’اگر مجرم کو یقین ہو کہ اگر ہم نے کسی کو زخم پہنچایا! تو ہمیں بھی زخم کھانا پڑے گا۔ تو یقیناً بڑے سے بڑا مجرم بھی اس تصور سے تھرّ اجائے گا اور اقدام جرم سے باز آجائے گا۔‘‘

آپ نے دیکھا اور سنا ہوگا کہ بڑے بڑے مجرمین بھی کبھی سولی پر چڑھانے کے لیے لیجائے جاتے ہیں تو ان کے بھی پاؤں لڑکھڑانے لگتے ہیں کیونکہ انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ اب ہماری جان لے لی جائے گی۔پھر اس قسم کی سزاؤں کی تنفیذ بند کوٹھریوں یا پبلک کی نظروں سے چھپا کر نہ کی جائے گی بلکہ کھلے بندوں عام لوگوں کے سامنے ۔تو پھر دیکھنے اور سننے والوں کا بھی پتہ پانی ہوجائے گا اور قتل یا ظلم کے تصور ہی سے اس فعل بد سے دور رہنے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش کریں گے اور اس سے نصیحت پکڑیں گے۔فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲﴾ (النور: ۲)

''ان لوگوں کی سزا کے وقت مومنوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے۔''

اسی حکمت کو قرآن کریم میں دوٹوک الفاظ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

﴿وَ لَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝۱۷۹﴾

(البقرہ: ۱۷۹)

''ہوش ودانش والو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔''

ایک قاتل کو قتل کے بدلے قتل کر کے ہزاروں کی زندگیاں محفوظ ہوسکتی ہیں۔ایک چیز ذہن میں رکھنے کی ہے۔وہ یہ کہ قصاص کا معنی ہے، پیچھے پیچھے چلنا، یعنی قاتل نے جس طرح مقتول کو قتل کیا ہے اسی طرح اس کو قتل کیا جائے، ایک شخص نے کسی کے ہاتھ پیر کاٹے پھر اس کی گردن کاٹی تو اسی طرح اس کے ساتھ کیا جائے۔کسی کو آگ میں زندہ جلایا ہے تو اسی طرح اس کو زندہ جلایا جائے گا۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((أَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا أَقَتَلَكِ فُلَانٌ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَقَتَلَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ)) [1]

''کہ کسی لڑکی کا سر کسی یہودی نے دو پتھروں کے درمیان کچل کر زخمی کر دیا تھا۔ پھر وہ مر بھی گئی تھی، تو نبی کریم ﷺ کے حکم سے مرنے سے پہلے اس سے پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ یہ کام کس نے کیا ہے، فلاں نے یا فلاں نے؟ پھر ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اس لڑکی نے سر کے اشارے سے بتایا کہ ہاں اسی یہودی نے یہ کام کیا ہے تو نبی کریم ﷺ نے اس یہودی کو اپنے پاس بھیج کر بلوایا تو

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الديات، حديث نمبر: ۲٦٦٦ـ إرواء الغليل: ۲٦٨/٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے جرم کا اعتراف کیا کہ میں نے اس کو قتل کیا ہے۔تو قصاص میں نبی کریم ﷺ نے اس کے سر کو دو پتھروں کے درمیان کچل کر مارا۔''

یہی نہیں! بلکہ اگر ایک شخص کو کئی لوگوں نے قتل کیا ہے تو اس کے بدلے تمام مشترکین کو قتل کیا جائے گا۔ موطأ امام مالک میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایک آدمی کو سات افراد نے قتل کیا تھا تو آپ نے قصاص میں ساتوں کو قتل کیا، اور کہا کہ اگر صنعاء کے سب بسنے والے شریک ہوکر اس کو قتل کرتے تو میں سب کو اس کے بدلے قتل کر دیتا۔ ❶

دنیاوی قانون میں مشترک قاتلین کو قتل نہ کرنے کا فیصلہ ہے۔ناحق قتل کسی بھی فرد بشر کا ہو، اسلام میں جائز نہیں۔ بلکہ ایک شخص کو خود حق نہیں کہ اپنی جان کو خود اپنے ہاتھ سے مار ڈالے یا ایسی جگہوں پر ڈال دے جہاں جان کا خطرہ ہے! سوائے حق کی خاطر، جہاں اللہ نے اجازت دی ہے۔ کیونکہ وہی اس جان کا خالق اور مالک ہے۔فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ ﴾ (البقرہ: ۱۹۵)

''اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔''

حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ ، فَجزِعَ فَأَخذَ سِكِّينًا فَحزَّ بِها يَدَهٗ ، فَما رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ ، قَالَ اللّٰهُ تَعالَى: بَادَرَنِى عَبْدِى بِنَفْسِهِ ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ .)) ❷

''کہ پہلے لوگوں میں سے ایک شخص نے زخم سے گھبرا کر اپنا ہاتھ چھری سے خود کاٹ لیا اس کے نتیجے میں اس کا خون بہ گیا اور وہ مر گیا۔اللہ رب العزت نے فرمایا: کہ میرے بندے نے اپنی جان خود مار ڈالی ہے میں نے اس کے لیے جنت کو حرام کر دیا۔''

---

❶ الموطأ ۲: ۸۷۱.

❷ صحیح بخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، حدیث نمبر: ۳٤٦۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقول کی حفاظت

اسی طرح اسلام نے اس عقل کی حفاظت کے لیے سخت سے سخت انتظام کیا ہے۔ کیونکہ یہ عقل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اس وجہ سے ہر اس چیز کو اسلام نے حرام کیا ہے جس سے عقل انسانی کو وقتی طور پر یا ہمیشہ کے لیے نقصان پہنچ سکتا ہے اور انسان بے عقل ہوسکتا ہے۔ جسطرح پورے نفس اور انسانی وجود کا مالک اللہ ہے اسی طرح اس کی عقل کا مالک بھی اللہ ہے۔ انسان اس کا مالک نہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٩٠﴾

(المائدہ: ٩٠)

''اے مومنو! شراب اور جوا، بت اور تیروں کے ذریعہ قسمت کے جاننے کی کوشش کرنا یہ ناپاک چیزیں ہیں، شیطان کے کاموں میں سے ہیں۔ ان سب مذکورات سے باز رہو! اسی میں تمہاری فلاح و بہبود ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ .)) [1]

''ہر نشہ والی چیز ''خمر'' ہے اور ''خمر'' شراب حرام ہے۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شراب کی حرمت جب اللہ رب العزت کی طرف سے اتری تو وہ عموماً پانچ اشیاء سے بنائی جاتی تھی۔ انگور سے، کھجور سے، شہد سے، گیہوں سے اور جو سے اور اس کے علاوہ ہر وہ شراب حرام ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے۔

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الأشربة، حدیث نمبر: ٣٦٧٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے معلوم ہوا کہ ہر وہ چیز جو آدمی کو مست کردے اور نشہ میں لائے وہ ''خمر'' یعنی شراب ہے۔

یہاں ایک چیز کی تنبیہ ضروری ہے کہ بعض ائمہ کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ انگور سے بنی ہوئی شراب تھوڑی مقدار میں ہو یا زیادہ مقدار میں حرام ہے۔ لیکن اگر انگور کے علاوہ کسی اور چیز سے بنی ہو تو اس کی وہ مقدار حرام ہے جس سے نشہ آجائے! صرف وہی حرام ہے نشہ کی مقدار سے کم کا پینا جائز ہے۔ یہ قول حدیث رسول ﷺ کے صراحتاً خلاف ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے:

((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ وَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ .)) ❶

''ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کرے تو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔''

اللہ کی عطا کردہ اس نعمت عقل کی حفاظت ہی کے پیش نظر اگر کوئی شخص شراب پیتا ہے تو اس کے اوپر حد شرعی واجب ہے۔ دنیا کے عقلمند یہ بات کہنے پر مجبور ہیں کہ اسلام کی تعلیم شراب کے بارے میں بہت ہی معقول ہے کہ اس شراب سے سوسائٹی میں بہت کچھ خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ شراب کی خرابی سے متعلق ایک حدیث کا ذکر کردینا اس موقع پر مناسب ہوگا۔ طبرانی اور حاکم رحمہما اللہ نے صحیح سند سے روایت کیا ہے کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ابوبکر و عمر اور کچھ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد بیٹھے:

((فَذَكَرُوْا أَعْظَمَ الْكَبَائِرِ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيْهَا عِلْمٌ .))

''اور بڑے سے بڑے گناہوں کا ذکر آیا تو ان لوگوں کے پاس اس بارے میں یقینی علم نہ تھا۔''

تو مجھے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس بھیج کر پوچھا تو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بتایا:

---

❶ ارواء الغلیل، حدیث نمبر: ۲۳۷۵۔ سنن ابن ماجه، حدیث نمبر: ۳۳۹۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَنَّ أَعْظَمَ الْكَبَائِرِ شُرْبُ الْخَمْرِ .)) ❶

''کہ سب سے بڑا گناہ شراب کا پینا ہے۔''

میں نے آ کر ان کو بتایا تو سب نے اس پر نکیر کی ،اور سب اٹھ کر حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس ان کے گھر آئے تو عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے سب سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مَلِكًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخَذَ رَجُلاً فَخَيَّرَهُ بَيْنَ أَنْ يَشْرَبَ الْخَمْرَ أَوْ يَقْتُلَ صَبِيًّا أَوْ يَأْكُلَ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ أَوْيُقْتُلُوْهُ إِنْ أَبَاهُ، فَأَخْتَارَ أَنْ يَشْرَبَ الْخَمْرَ .)) ❷

''کہ بنو اسرائیل کے ایک بادشاہ نے ایک شخص کو پکڑا اور اسے اختیار دیا کہ یا تو شراب پی ، یا ایک آدمی کو قتل کرے ، یا پھر زنا کرے ، یا سوٴر کا گوشت کھائے ورنہ اگر ان میں سے کوئی ایک کام بھی نہیں کرتا تو اسے قتل کر دیا جائے ۔ تو اس شخص نے شراب پی لینے کو سب سے ہلکا گناہ سمجھ کر شراب پی لی ۔ جب شراب پی لی تو مست ہوا عقل جاتی رہی پھر باقی دوسرے گناہ جن میں اس کو اختیار دیا گیا تھا سب کچھ کر گزرا ۔''

اور مزید برآں (ترمذی) میں جناب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا .)) ❸

''کوئی شخص شراب پیئے گا تو چالیس دن تک اللہ تعالیٰ اس کی صلاۃ کو قبول نہ

---

❶ صحیح الترغیب والترهیب؛ حدیث نمبر: ۲۳۷۰.

❷ سلسلة الاحادیث الصحیحه، حدیث نمبر: ۲۶۹۵.

❸ سنن ترمذی، کتاب الأشربة، حدیث نمبر: ۱۸۶۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا۔“

اور ایک مقام پر فرمایا:

((لَا يَمُوتُ وَفِي مَثَانَتِهِ مِنْهَا شَيْءٌ إِلَّا حُرِمَتْ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ وَإِنْ مَاتَ فِي الْأَرْبَعِينَ مَاتَ مِيتَةَ الْجَاهِلِيَّةِ .))[1]

”مرتے وقت اس کے مثانے میں شراب کا کچھ حصہ بھی ہوگا تو جنت اس کے اوپر حرام کر دی جائے گی۔ چالیس دن کے درمیان مرا تو جاہلیت کی موت مرے گا۔“

[1] سلسلة الصحيحه، حديث نمبر: ٢٦٩٥۔ صحيح الترغيب والترهيب: ٢٣٧٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسب ونسل کی حفاظت

اسلام کی اہم تعلیمات میں سے نسل اور نسب کی حفاظت ہے۔ اس کی حفاظت کے لیے شریعت نے نکاح اور شادی کا تاکیدی حکم دیا ہے۔ رہبانیت اور قطع تعلق عن الدنیا سے منع فرمایا۔ نیز شادی کے راستے بہت ہی آسان کیے ہیں، اور شادی کے بعد ایک مسلمان بیوی اور بچوں کی خاطر جو بھی تکلیف برداشت کرے گا اس پر عند اللہ بہت بڑے اجر کا وعدہ دیا گیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان اپنے اہل وعیال پر جو کچھ خرچ کرتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ لکھا جاتا ہے۔ صحیح مسلم میں سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((دِیْـنَـارٌ أَنْـفَـقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدِينَارٌ تَـصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ، أَعْظَمُهَا أَجْرًا اَلَّذِي اَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ.)) [1]

"ایک دینار تم نے جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کیا، ایک دینار غلام آزاد کرنے میں خرچ کیا، ایک دینار کسی مسکین پر خرچ کیا اور ایک دینار اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا تو ان میں سے سب سے زیادہ اجر وثواب اس پر ملے گا جسے تم نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا۔"

حضرت ثوبان مولیٰ رسول اللہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے، اور وہ دینار ہے جسے جہاد کے لیے تیار

[1] صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، حدیث نمبر: ۲۳۵۸۔ صحیح الجامع الصغیر، حدیث نمبر: ۳۳۹۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردہ گھوڑے پر خرچ کرتا ہے:

((وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ)) ❶

''اور وہ دینار ہے جسے جہاد میں اپنے ساتھیوں کے اوپر خرچ کرتا ہے۔''

ابو قلابہ تابعی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے اہل وعیال کا ذکر کیا، اور پھر فرمایا:

((فَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ لَهُ صِغَارٌ يُعِفُّهُمُ اللَّهُ بِهِ وَيُغْنِيهِمُ اللَّهُ بِهِ .)) ❷

''کون شخص اس شخص سے بڑھ کر اجر والا ہوسکتا ہے جو اپنے اہل وعیال اور چھوٹے بچوں پر خرچ کر کے اللہ کے حکم سے انہیں سوال کر کے ضرورت پوری کرنے سے بچالیتا ہے۔ یا اس کے ذریعہ سے انہیں مزید کوئی نفع پہنچاتا ہے۔ اور لوگوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔''

جناب کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک شخص گزرا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کی چستی اور محنت ومشقت کو دیکھ کر نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اللہ کے رسول! یہ محنت ومشقت اگر وہ اللہ کے راستے میں کرتا تو کتنا اچھا ہوتا۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنْ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى وَلَدِهِ صِغَارًا فَهُوَفِي سَبِيْلِ اللَّهِ ، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى أَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيْرَيْنِ فَهُوَفِي سَبِيْلِ اللَّهِ ، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى نَفْسِهِ يُعِفُّهَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ ، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى رِيَاءً وَّ مُفَاخَرَةً فَهُوَفِي سَبِيْلِ

❶ صحيح الجامع الصغير، حديث نمبر: ١١٠٣.

❷ سنن ترمذی، كتاب البر والصلة، حديث نمبر: ١٩٦٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشَّيْطَان .))❶

''کہ اگر وہ چھوٹے بچوں کے لیے روزی کمانے کی خاطر نکلا ہے! تو وہ اللہ کے راستے میں ہے، اگر وہ بوڑھے والدین کے لیے روزی کمانے کی خاطر نکلا ہے! تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔ اگر وہ نکلا ہے اپنے آپ کو شادی کر کے پاکباز رکھنے کی خاطر تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔اور اگر وہ نکلا ہے ریا ونمود اور فخر وغرور کا مظاہرہ کرنے کے لیے تو وہ شیطان کے راستے میں ہے۔''

اسلام نے نسل کی تربیت اور اس کی حفاظت پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔تا کہ وہ صالح اور نیک ہو۔جب وہ اولاد صالح ہوگی تو خود والدین کی وقت ضرورت خدمت کرے گی۔نہ کہ انہیں کرایے کے ہاتھ میں چھوڑ دی گی۔اور اس خدمت کو اللہ نے اولاد پر فرض کر دیا ہے۔نہ ادا کرنے کی صورت میں گناہگار ہوگی:

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾

(الاسراء: ٢٣)

''اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے تم اس کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔''

مرنے کے بعد بھی یہ اولاد نفع پہنچائے گی ۔ نبی کریم نے ان چیزوں کا ذکر فرمایا جو انسان کو اس کے مرنے کے بعد بھی فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ان میں ایک صالح اولاد بھی ہے۔ صحیح مسلم میں سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِذَامَاتَ ابْنُ آدَمَ إِنْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهُ .))❷

---

❶ صحيح الجامع الصغير، حديث نمبر: ١٤٢٨.

❷ صحيح مسلم، كتاب الوصية، حديث نمبر: ٤١٩٩ـ صحيح الترغيب والترهيب ، كتاب العلم، حديث نمبر: ٧٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی نسل کی حفاظت کے اسباب میں پردہ اور عدم خلوت بالاجنبی کا حکم بھی ہے یہاں تک کہ غیر محرم مرد کو عورت کی طرف قصداً آنکھ بھر کر دیکھنے کی بھی اجازت نہیں۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((یَا عَلِیُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الْأُوْلَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ .)) ❶

''اے علی! نظر غلط کے بعد پھر دوسری نظر نہ دیکھو! پہلی نظر بغیر قصد کے تمہارے لیے معاف ہے! دوسری نظر قصداً جائز نہیں!''

اور پھر اسی نسل کی حفاظت کی خاطر زنا کے جرم پر جس سے نسل کا اختلاط اور پھر بے حیائی کا انتشار ہوتا ہے زنا کے حد مقرر فرمائے۔

اگر زنا کرنے والے غیر شادی شدہ ہیں تو ان پر برسر عام سو کوڑے لگائے جائیں گے۔ اور ساتھ ہی سال بھر کے لیے اس شہر سے جس میں زنا ہوا ہے دوسرے شہر منتقل کر دیا جائے گا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ﴾

(النور: ۲)

''زنا کار عورت اور زنا کار مرد ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔''

اور اگر شادی شدہ ہیں، تو پھر پتھروں سے مار مار کر انہیں جان سے ہلاک کیا جائے گا۔

جناب عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی فرمان نبوی ہے:

((خُذُوْا عَنِّيْ خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ، اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ .)) ❷

---

❶ صحيح الترغيب، حديث نمبر: ۱۹۰۳ ـ سنن ابوداؤد، كتاب النكاح، حديث نمبر: ۲۱۴۹.

❷ صحيح الجامع الصغير، حديث نمبر: ۳۲۱۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’مجھ سے یہ حکم لے لو! مجھ سے یہ حکم لے لو ! اللہ رب العزت نے عورتوں کے لیے راستے نکال دیئے ہیں غیر شادی شدہ اگر زنا کریں تو انہیں سو(۱۰۰) کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لیے شہر بدر کردیا جائے۔اور شادی شدہ کو (۱۰۰) سوکوڑے لگانے کے بعد رجم کیا جائے یعنی پتھروں سے مار کر ان کی جان لے جائے۔‘‘

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کی تکریم

اسی طرح اسلام نے اس انسان کو باعزت بنایا ہے۔کسی کے لیے جائز نہیں! کہ اس کو حقیر سمجھے کسی بھی خاندان کا ہو، کسی بھی ملک کا ہو، کسی بھی رنگ کا ہو۔فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ﴾ (الاسراء: ٧٠)

''یقیناً ہم نے اولادِ آدم کو بڑی عزت دی۔''

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۱﴾

(الحجرات: ١١)

''اے ایمان والو! کوئی مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائے ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہو، اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں! ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں، اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ، اور نہ کسی کو برے لقب دو، ایمان کے بعد فسق برا نام ہے، اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔''

اور خود حفظ انساب کا پہلو بھی انسان کی تکریم کا ایک ذریعہ ہے۔اس وجہ سے اگر کوئی شخص کسی کو غلط کام سے متہم کر دیتا ہے تو شریعت نے اس کا سخت محاسبہ کیا ہے۔اور اس کو سزا کا مستحق قرار دیا ہے۔اسلام میں حدود اور تعزیرات کے باب سے ہے کہ اگر کوئی کسی کو زنا سے متہم کرتا ہے اور اس کے اوپر گواہ نہ پیش کر سکا تو متہم کرنے والے کو ۸۰ کوڑے لگائے جائیں گے۔ [1]

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: سنن ترمذی، کتاب الحدود، حدیث نمبر: ١٤٤٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں مال کی اہمیت

اسی طرح اسلام میں مال کو بھی بڑی اہمیت دی ہے۔ ہر شخص اس حد تک مال کما سکتا ہے اور جمع کر سکتا ہے جس کے ذریعہ اپنی زندگی آرام سے گزار سکے۔ مال کے لیے شرط ہے کہ حلال طریقے سے کمایا ہو اور پھر اس میں سے اللہ کا مقرر کردہ حق ادا کرتا ہو۔ اللہ رب العزت نے مال کو لوگوں کے زندہ رہنے کا سبب بتایا ہے اور اس کی حفاظت کا حکم بھی دیا ہے:

﴿وَ لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَ اكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۵﴾

(النساء: ۵)

”بے عقل لوگوں کو اپنا مال نہ دے دو، جس مال کو اللہ تعالیٰ نے تمہاری گزران کے قائم رکھنے کا ذریعہ بنایا ہے، ہاں! انہیں اس مال سے کھلاؤ پلاؤ، پہناؤ، اوڑھاؤ اور انہیں معقولیت سے نرم بات کہو۔“

ہر شخص کو حق ہے کہ شرعی طریقے پر جسقدر مال جمع کر سکے کرے، لیکن مال کے راستے میں واجبات شرعیہ کو نہ چھوڑے اور خود مال میں جو حق واجب آتا ہے اس کو ادا کرے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ (الجمعه: ۱۰)

”پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔“

شرط یہ ہے کہ مال اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرنے پائے۔ ارشاد فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ ﴾ (المنافقون : ۹)

''اے مسلمانو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں اور جو ایسا کریں وہ بڑے ہی زیاں کار لوگ ہیں۔''

نیز دنیا کے تمام مال و متاع کے بارے میں اس کی اجازت دینے کے بعد تنبیہ فرمائی ہے کہ دیکھو اللہ کی نعمتوں کو پا لینے کے بعد اللہ کی یاد اور اللہ کے حقوق سے غافل نہ ہونا:

﴿ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ ﴾

(التغابن : ۱۵)

''تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہیں، اور بہت بڑا اجر اللہ کے پاس ہے۔''

مال کی حفاظت کے سلسلے میں خود صاحب مال کو حفاظت کی تاکید فرمائی گئی۔ اسراف اور ناحق خرچ کرنے سے منع کیا گیا۔ ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ ﴾ (الاسراء : ۲۶ تا ۲۷)

''اور رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو! اور اسراف اور بیجا خرچ سے بچو! بیجا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔''

تمام مال اللہ کی راہ میں دے کر اہل وعیال کو بھوکا رکھنے سے بھی منع فرمایا:

﴿ وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ ﴾ (الانعام : ۱۴۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’وہی ہے جس نے باغات پیدا کیے! وہ بھی جو ٹٹیوں میں چڑھائے جاتے ہیں اور وہ بھی جو ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے۔ اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن میں کھانے کی مختلف چیزیں مختلف طور کی ہوتی ہیں، اور زیتون اور انار جو باہم ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے مشابہ بھی نہیں ہوتے، ان سب کے پھلوں میں سے کھاؤ جب وہ نکل آئے، اور اس میں جو حق واجب ہے وہ اس کے کاٹنے کے دن دیا کرو! اور حد سے مت گزرو! یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔‘‘

اپنے صالح بندوں کی تعریف میں فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَ لَمْ يَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝۶۷﴾ (الفرقان: ٦٧)

’’اور جو خرچ کرتے وقت بھی اسراف کرتے ہیں نہ بخیلی، بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقے پر خرچ کرتے ہیں۔‘‘

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝۳۱﴾

(الاعراف: ٣١)

’’اور کھاؤ اور پیو، مگر حد سے مت نکلو، بے شک اللہ تعالیٰ حد سے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔‘‘

نیز یتیموں کو لوگ کمزور سمجھ کر ان کا مال ہڑپ کر لینے کے درپے رہتے ہیں اس وجہ سے ان کے مال کا حفاظت کی بھی بڑی تاکید فرمائی:

﴿وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ﴾ (الانعام: ١٥٢)

’’اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے۔ یہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک کہ وہ اپنے سن رشد تک پہنچ جائے اور ناپ تول پوری پوری کرو، انصاف کے ساتھ۔''

﴿وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝۳۴﴾ (الاسراء: ٣٤)

''اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ سوائے اس طریقہ کے جو بہت ہی بہتر ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کو پہنچ جائے، اور وعدے پورے کرو! کیونکہ قول و قرار کی باز پرس ہونے والی ہے۔''

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝۱۰﴾ (النساء: ١٠)

''جو لوگ ناحق ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ دوزخ میں جائیں گے۔''

﴿وَ اٰتُوا الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝۲﴾

(النساء: ٢)

''اور یتیموں کا مال ان کو دے دو! اور حلال چیز کے بدلے ناپاک اور حرام چیز نہ لو، اور اپنے مالوں کیساتھ ان کے مال ملا کر کھا نہ جاؤ! بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ وَلِيَ يَتِيْمًا وَلَهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ لَهُ! لَا تَأْكُلُهُ الصَّدَقَةُ.)) [1]

''یتیم کے ولی کو چاہیے کہ اس کا ''مال'' تجارت میں لگا دے، تاکہ زکاۃ مال کو کھا نہ جائے!''

---

[1] مشکوٰۃ، حدیث نمبر: ١٧٨٩: فیہ مقال وضعف. سنن ترمذی، کتاب الزکاۃ، حدیث نمبر: ٦٤١.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی مال کی حفاظت کی خاطر مختلف قسم کی بیوع خرید وفروخت کو منع کیا گیا۔جس میں دھوکہ ہو، جو مال حاضر نہ ہو اور اس کے بارے میں خریدنے والے کو معلوم نہ ہو کہ کیسا ہے۔ اسی مال کی حفاظت اور لوگوں کے درمیان عدل و انصاف کی خاطر بیع و شراء اشتراک، مضاربت وغیرہ بیوع کو مشروع کر کے سود (ربا) جیسے غریبوں کے خون چوسنے والے معاملہ سے بڑی سختی سے منع فرمایا۔فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَ اَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ ﴾ (البقرہ: ۲۷۸تا ۲۸۰)

’’اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو، اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو۔اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ، ہاں! اگر توبہ کرلو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے، نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔اور اگر کوئی تنگی والا ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہیے اور صدقہ کرو تو تمہارے لیے بہت ہی بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو۔‘‘

مزید ارشاد فرمایا:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَ مَنْ عَادَ فَاُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ وَ اللّٰهُ لَا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ (البقرہ: ۲۷۵تا۲۷۶)

''سود خور نہ کھڑے ہونگے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے! یہ اس لیے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام، جو شخص اللہ تعالیٰ کی نصیحت سن کر رک گیا اس کے لیے وہ ہے جو گزرا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور جو پھر دوبارہ (حرام کی طرف) لوٹا، وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔''

سود کا مال خود سود خور کو لے ڈوبے گا! اس میں نہ برکت ہوگی نہ ہی وہ اس سے آسودہ ہوگا! یہ مال اولاد کو کھلا کر ان پر مصائب کا سبب بنا سکتا ہے۔اور تھوڑا حرام اس کے زیادہ حلال مال کو کھا بھی سکتا ہے۔حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الرِّبَا وَإِنْ كَثُرَ فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ إِلَى قَلَّ .))[1]

''کہ سود کا مال اگرچہ دیکھنے میں زیادہ! مگر اس کا انجام قلت ہی ہے۔''

غرضیکہ کہ اسلام میں مال حلال کا خاص احترام ہے۔اسی وجہ سے ہر غیر شرعی طریقے سے مال کا کھانا، مال کا خرچ کرنا حرام کیا گیا اور حرام کھانے والے کے بارے میں بہت سخت وعید آئی ہے۔جیسا کہ آیات کریمہ میں سود کھانے یتیم کے مال کے کھانے والوں پر وعید کا تذکرہ ہوا، اسی طرح عام طریقے سے حرام کھانے کی وعید کے لیے یہی حدیث شریف کافی ہے۔جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((كُلُّ جَسَدٍ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ اَوْلَى بِهِ .))[2]

''ہر جسم جو حرام سے پلا ہو تو جہنم کا زیادہ حقدار ہے۔''

نیز حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

[1] الترغیب وا لترھیب، حدیث نمبر: ۱۸۶۳. [2] صحیح الجامع الصغیر، حدیث نمبر: ۴۵۱۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے رسول ﷺ نے اس آدمی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

((الـرجل يُطِيْلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَارَبِّ يَـارَبِّ وَمَـطْـعَـمُهُ حَرَامٌ وَ مَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لَذَلِكَ .))❶

''جو آدمی لمبا سفر کرتا ہے۔پریشان صورت اور پریشان حالت میں آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یارب !یارب! کہتا ہے مگر اس کا کھانا حرام کا ہے،اس کا پینا حرام کا ہے،اس کا پہننا حرام کا ہے،اس کی غذاء حرام کی ہے،تو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی؟''

اسی وجہ سے مال کے چوری کرنے پر اگر دینار کا چوتھائی حصہ بھی چوری کیا ہے۔اور چوری ثابت ہوگئی تو چور کا ہاتھ نیچے کے جوڑ سے کاٹا جائے گا۔فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ﴾ (المائدہ : ۳۸)

''چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دو! یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے کیا! یہ عذاب اللہ کی طرف سے ہے۔''

اسی طرح اگر ایک مسلمان مال اور جان کی دفاع میں مار ڈالا گیا تو اس کا درجہ شہید کا ہے۔حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ .))❷

صحابیٔ رسول عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے:

((مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ مَظْلُوْمًا فَلَهُ الْجَنَّةُ .))❸

❶ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، حديث نمبر: ٢٣٩٣.

❷ سنن ابن ماجه، كتاب الحدود، حديث نمبر: ٢٥٨٠.

❸ صحيح الجامع الصغير، حديث نمبر: ٦٤٤٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلَمَتِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ .)) [1]

خلاصہ یہ ہے کہ اسلام کے انہیں نظام ایمان وامن کے باعث عرب جیسی جاہل اور اکھڑ قوم میں تہذیب آئی، رات دن کی غارت گری ختم ہوئی تھی، جان و مال کی حفاظت ہوئی، اور پھر جہاں بھی اسلام پہنچا اس خطہ کو امن کا گہوارہ بنایا۔اونٹوں کے چرانے والوں نے اونٹوں پر بیٹھ کر دنیا کو امن کا گہوارہ بنا دیا تھا۔اور اب بھی اگر یہ دنیا امن وسکون چاہتی ہے تو اسلام کے نظام امن کے ذریعے اسے سکون مل سکتا ہے۔

آج کا انسان چڑیا کی طرح فضا کی گود میں تیرنے لگا ہے، مچھلیوں کی طرح سمندر کے سینے کو چیرتا ہوا چل رہا ہے۔لیکن اس زمین پر اسے انسان حقیقی کی طرح چلنا نہ آیا۔ بلکہ دنیا بھر میں فساد برپا کر رہا ہے۔پانی میں آگ لگا دیتا ہے۔سچ فرمایا ربّ العالمین نے:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ﴾

(الروم: ٤١)

’’لوگوں کے بداعمال سے خشکی اور سمندر میں فساد کی آگ لگی ہوئی ہے۔‘‘

اس وقت دنیا بھر میں بداخلاقی پھیل رہی ہے،غیرت سوز اعمال کو دنیاوی قوانین کے ذریعہ جواز دیا جا رہا ہے۔خصوصاً وہ قومیں جو اپنے کو ترقی یافتہ کہتی ہیں،جنہیں بڑی طاقتوں کا نام دیا جا رہا ہے وہ بہت سی بداخلاقیوں کو قانون کے ذریعہ رواج دے رہی ہیں اور مکمل طور پر ان کی ہمت افزائی کر رہی ہیں۔

اور اس دنیا میں اس وقت معاصی کو جو رواج دیا جا رہا ہے ایسے ہی حالات میں اللہ رب العزت معاصی کے علاقوں میں انبیاء بھیجا کرتا تھا۔

کفر و الحاد بہت سی قوموں میں عام ہے۔جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔کہ عبادت خانوں کو فروخت کر رہے ہیں۔ ان کے گرجوں کو لوگ شراب خانے (پب) بنالیں یا

[1] سنن نسائی، کتاب تحریم الدم، حدیث نمبر: ٤٠٩٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سور خانے بنالیں انہیں اس کی پرواہ نہیں ۔ برطانیہ میں کتنے ایسے گرجے ہیں جنہیں خرید کر مسجد بنالیا گیا ہے۔

سننے میں آیا ہے کہ اب اسلام دشمنی میں مسجد کے لیے گرجوں کو خریدنے سے قانونی طور پر منع کر دیا گیا ہے، یہ بات کوئی انہونی اور بعید نہیں۔

دنیا میں کوئی بھی اخلاقی برائی ہو بہت سے ملک اسے قانونی شکل دے کر اس کو جائز کر رہے ہیں۔ یہ بھی صحیح ہے کہ بعض ملکوں میں قانونی طور پر بہت سے کاموں کو جرم قرار دیتے ہیں لیکن عوام پر ان کاموں کے کرنے پر کوئی سختی نہیں۔ سود جیسا ظالم معاملہ ان کے قانون میں جائز ہی ہے، زنا جیسا جرم جسکو عام جانور بھی برداشت نہیں کر پاتے انہیں بھی غیرت آتی ہے، لیکن بہت سے ملکوں میں آزادی اور مساوات کے نام سے اسے قانوناً جائز کیا گیا ہے۔ اگر طرفین کی رضامندی سے ہو رہا ہے ۔ افسوس کی بات ہے کہ بہت پہلے مسلمانوں کے بعض ملکوں میں بھی یہ قانون پاس کیا جا چکا ہے۔ کہ زنا کو اس وقت جرم سمجھا جائیگا جبکہ زبردستی سے ہو ۔ طرفین کی رضامندی کی صورت میں جرم نہیں اور نہ ہی مرتکبین زنا سزا کے مستحق ہوں گے۔ [1]

اللّٰہ اکبر! وہ کبیرہ گناہ جو اللہ کی غیرت اور غضب کو بھڑکانے کا سبب ہے اسے مسلمانوں کے ملکوں میں جائز کیا جا رہا ہے۔ زنا جو خاندانی نظام کو برباد کرنے کا عمل ہے اس کو جائز کر کے اعداء اللہ نے شادی جیسے شریف رشتہ کے ترک کی ہمت افزائی کی ہے۔

عورت کی آزادی کے نام سے بیویوں اور شوہروں کے تبادل کا گھناؤنا نظام بھی رائج کیا ہے۔ اختلاط نسب ان کے یہاں کوئی عیب کی بات نہ رہی، بیوی اگر دوسرے شخص سے حاملہ ہوئی تب بھی وہ بچہ بیوی اور شوہر ہی کا ہوگا۔ یا جیسا اتفاق ہو جائے۔

ان اخلاق سوز نظام کے پیچھے بہت سی مزید اور اجتماعی خرابیاں بھی ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ کہ یہ فعل اللہ کے غضب کو دعوت دیتا ہے، طبرانی اور حاکم نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

[1] التشریع الجنائی عبدالقادر عوده : ۳٤٦/۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روایت کی ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا ظَهَرَ الرِّبَا وَالزِّنَا فِيْ قَرْيَةٍ فَقَدْ حَلُّوا بِاَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللّٰهِ)) ❶

''یعنی کسی بستی میں اگر کھلے طور پر سود اور زنا کا رواج ہوا تو انہوں نے اپنے اوپر اللہ کے عذاب کو دعوت دے دی ہے۔''

زنا کے علاوہ ان قوموں نے لواطت یعنی مردوں یا عورتوں سے دبر (پیچھے کے راستے سے) جماع کو قانونی حیثیت دے کر کھلے عام مرد اور مرد کے درمیان شادی کی اجازت بھی دے دی ہے، بلکہ سرکاری طور پر سننے میں آیا ہے کہ اس قانون کے پاس کرنے کے بعد جس نے سب سے پہلے ایسی شادی کی اس کی کافی آؤ بھگت ہوئی اس کی ہمت افزائی کی گئی۔

تاریخ اقوام میں سوائے قوم لوط کے کسی اور قوم کے بارے میں اس فعل کے کرنے کا ذکر نہیں ملتا۔لیکن قوم لوط نے بھی شادی کے ذریعہ مرد کے لیے کسی مرد سے شہوت پوری کرنے کا رواج نہیں دیا تھا۔ بلکہ وہ یہ کام عیاشی کے طور پر کھلے یا چھپ کر کیا کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ عذاب بھیجا تھا کہ فرشتوں نے ان کی بستیوں کو اوپر اٹھا کر وہیں سے پھینک کر ان پر پتھر برسا کر ہلاک کر دیا۔ارشاد فرمایا:

﴿فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٨٢﴾﴾ (هود : ٨٢)

''جب میرا حکم آ گیا تو بستیوں کو اوپر سے نیچے کے بل الٹ دیا اور ان پر ہم نے پتھر برسائے۔''

لیکن آج کی دنیا میں انسانیت اور اخلاق کے دشمن اس کو رواج دے کر کس قدر نسل کشی کر رہے ہیں،اس فعل خبیث کے لیے عورت سے شادی کی طرح منگنی عقد اور ولیمہ کے مراسم کو بھی رواج دیا ہے۔ان شاء! اللہ اب جلد ہی اللہ کا غضب ان پر آنے والا ہے۔بلکہ فطرت

❶ معجم الطبرانی الکبیر ، حدیث نمبر : ٤٦٠۔ المستدرك للحاكم، حديث نمبر: ٢٣١٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانی کے دشمنوں نے فیملی سیکس ، اینمل سیکس کو عملی طور پر انسانیت کے قتل کا پروگرام بلکہ اپنی ہلاکت کا سامان مکمل کرلیا ہے۔

فیملی سیکس میں باپ بیٹی کے ساتھ، بیٹا ماں کے ساتھ، بھائی بہن کے ساتھ اپنا منہ کالا کررہا ہے۔اگرچہ مغرب کی بعض حکومتوں میں یہ فعل قانونی طور پر منع ہے لیکن مفسدین اسے برت رہے ہیں اور کچھ ایسے ملک بھی ہیں جہاں کے بعض صوبوں میں اس فعل بد کو قانونی شکل بھی دے دی گئی ہے۔ اور اینمل سیکس میں کتوں ،گھوڑوں گدھوں سے بھی عورت اپنی شہوت کو پورا کرسکتی ہے۔

ڈاکٹر محمد علی البار نے اپنی کتاب ”عمل المرأة فی المیزان “ ص ۱۴۷ میں ذکر کیا ہے کہ ایک ایکٹریس ڈنمارک کے کسی کلب میں آ کر ایک ایک کپڑے اتار کر مادر زاد ننگی ہوئی، پھر لوگوں کے سامنے ان کی لطف اندوزی کے لیے اسٹیج ہی پر کتے کے ساتھ زنا کرانے لگی ۔اس کے بعد لوگوں کو چیلنج دیا ہے کہ ہے کوئی جو اس کتے کی طرح میرے ساتھ آ کر جماع کرسکے!

ڈاکٹر البار نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ۱۹۸۴ء میں مغربی جرمنی دوسلدروف کی کانفرنس میں ایک عربی ڈاکٹر نے جو جرمنی ہی میں کام کرتا ہے، بتایا کہ میرا ایک جرمنی ڈاکٹر دوست ایک رات ایمرجنسی میں آیا اس کے سر میں سخت چوٹ آئی تھی،خون بہہ رہا تھا۔جب اس سے پوچھا، کیا بات ہے؟ تو اس نے بتایا کہ گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک بڑا کتا بیوی کے ساتھ سیکس کررہا ہے تو میں نے کتے کو مارنا شروع کیا کہ اتنے میں میری بیوی نے اٹھ کر مجھے ہی کسی بھاری چیز سے مارا اور کہا کہ تم اسے کیوں مار رہے ہو؟ تمہیں معلوم نہیں کہ یہی کتا میرا اکیلا فرینڈ اور دوست ہے۔ [1]

ان قوموں نے ایک سے زیادہ شادی کرنے کو تو منع کیا ہے لیکن فرینڈ اور معشوقہ کے نام سے شوہر جتنی عورتوں کو گھر میں لاکر رکھے، یا ان سے راہ و رسم رکھے تو بیوی کو اعتراض نہ

[1] الامراض الجنسیه، ص: ۷۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا چاہئے۔اسی طرح بیوی جتنے عاشق اور معشوق بنائے اوشوہر کے گھر ہی میں لاکر شوہر کے ہوتے ہوئے اس کے سامنے اس کے ساتھ شہوت رانی کرے۔شوہر کو قانونی طور پر اعتراض کا حق نہیں۔"الاحکام الشخصیه للمسلمین فی الغرب" میں لکھا ہے کہ جرمنی کے قانون میں ہے کہ شوہر کو حق نہیں پہنچتا کہ اگر اس کی بیوی نے اپنا کوئی عاشق بنا رکھا ہے تو اپنے شعور کو مجروح کرنے اور اپنی ہتک عزت کا کوئی عوض بیوی یا عاشق سے طلب کرے! زیادہ سے زیادہ یہی کرسکتا ہے کہ اگر اس کی بیوی اپنے عاشق سے حاملہ ہوئی تو صرف ڈلیوری(Delivery) کا خرچ طلب کرسکتا ہے۔ [1]

مؤلف نے ایک قصہ بیان کیا ہے کہ ایک نومسلم نوجوان نے مجھے بتایا کہ اس کی بیوی نے اپنا ایک عاشق بنایا ہے بچوں کے سامنے ہی اسے اس کے گھر میں بلایا! وہ آیا، میرے گھر ہی میں بیوی سے ہم بستر ہونا چاہا تو میں نے اس کو مارنا شروع کیا۔اس نے بھی مار پیٹ کی۔ پولیس آئی اس سے جب قصہ بیان کیا اور عاشق کو گھر سے نکالنے کا مطالبہ کیا تو پولیس نے کہا کہ قانوناً ہم کچھ نہیں کرسکتے۔یہ تمہاری بیوی کا مہمان ہے اسے ہم نہیں نکال سکتے۔آخر عاشق اپنی معشوق کے ساتھ خلوت کرکے اس کے گھر میں لطف لے رہا تھا۔

پولیس چلی گئی،شوہر حیران تھا کیا کرے! بیوی کو بھی قانوناً نہیں مارسکتا،قانون کی نظر میں جرم ہے۔اور نہ عاشق سے خلوت و ہم بستری کو منع کرسکتا ہے کیونکہ عورت کی ذاتی آزادی میں دخل بھی قانون کے خلاف ہے۔عاشق اور بیوی کے فرینڈ کو بھی نہیں مارسکتا کیونکہ وہ اس کی بیوی کا مہمان ہے بیوی کو گھر سے بھی نہیں نکال سکتا۔اب یا تو خود اپنے ہی گھر کو چھوڑ کر کہیں چلا جائے اور طلاق دے یا پھر اسی طرح ذلت اور بے کسی پر صبر کرے۔ [2]

ان قوموں نے بے حیائی کے آخری حدود کو بھی پار کرلیا۔بے حیائی اور فحاشی کی اشاعت ہی کی خاطر عریانیت کو جائز کہہ کر اسلامی پردہ اور نقاب کو اپنے ملکوں میں منع کرنا

---

[1] الاحکام الشخصیه للمسلمین فی الغرب، ص: ٤٩٦.

[2] الاحکام الشخصیه للمسلمین فی الغرب، ص: ٤٩٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتے ہیں۔ مساوات اور برابری کے نام سے مرد وعورت کو میدان میں نکل کر کام کرنے کی آزادی دی گئی۔اور ہر ایک کو حسب رغبت کام کرکے اپنی روزی کمانے کا قانون پاس کیا۔

جب عورت اپنی روزی خود اپنے ہاتھوں کمائے گی اور جیسا چاہے گی جب تک چاہے گی گھر سے باہر رہے گی ،اور وہ بھی ایسی جگہوں پر جہاں مرد وزن کا اختلاط ہے، اور دونوں کی خلوت بھی ہوتی رہتی ہے، اگر خلوت کا موقع برسرِ عمل نہ بھی ملے تو کسی وقت بھی رضامندی سے اپنی شہوت پوری کرسکتی ہے۔اگر اس کا شوہر بھی ہے تو اسے اعتراض کا حق نہیں جسطرح بیوی کو دوسری عورت سے شوہر کے ملنے پر اعتراض نہ ہوگا تو ظاہر ہے کہ ہر ایک اپنی شہوت کو کسی سے بھی پوری کرسکتا ہے پھر نکاح کے بندھن میں بندھے رہنے کا فائدہ ہی کیا ہے؟اس وجہ سے ان کے ملکوں میں خاندانی نظام کی بنیاد ڈھ چکی ہے۔شادی کے بندھن میں بندھے رہنے اور اخلاقی طور پر ایک دوسرے کی خاطر اپنے جسم وآبرو کو محفوظ رکھنے کی ضرورت ہی نہ رہی ! اس وجہ سے لاکھوں نوجواں دوشیزائیں اورعورتیں فحاشی کے کلبوں میں رات اور دن گزارتی شہوت پوری کرتی ہیں یہاں تک کہ بعض حالات میں عورتیں مرد کو کرایہ دے کر اپنی شہوت پوری کرتی ہیں ۔ یہ حقیقت واقعی ہے۔ان حالات میں نسل کشی نہ ہوگی تو پھر کیا ہوگا؟

اگر عورت زنا سے حاملہ ہوئی تو دسیوں تدابیر سے اس حمل کو ضائع کیا جاسکتا ہے۔نہیں تو پیدا کرکے بھی قتل کیا جاسکتا ہے۔قتل نہیں کیا گیا تب بھی جو بچے زنا سے پیدا ہوئے ان کے لیے کوئی عار کی بات نہیں رہ گئی ۔ ماں باپ کا جو تعلق ہونا چاہیئے تھا اس تعلق کی بھی ضرورت نہ رہی ۔ بچہ بڑا ہوکر دنیا میں اس طرح سرگرداں ہوجاتا ہے کہ اپنی ماں کے بارے میں اسے معلومات تک بھی نہ ہوتیں کہ وہ کہاں ہے،اور کتنے واقعات بیان کیے جاتے ہیں کہ لڑکا اپنی ماں کے ساتھ بھی زنا کرتا ہے اور اسے خبر نہیں کہ یہ میری ماں ہے۔

ان کے ملکوں میں اگر کوئی شخص اپنے خاندان بیوی اور بچوں بچیوں کی حفاظت بھی کرنا چاہے تو وہاں کے اسکول جو بچوں کو اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ پھر قانونی طور پر بالغ ہونے کے بعد بچوں کو ہر قسم کی آزادی کی جو حمایت حاصل ہے۔اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنا پر کوئی شریف انسان اپنے بچوں کی حفاظت اور تربیت اسلامی طریقہ پر نہیں کر سکتا۔

کسی حج کے موقع پر مکہ مکرمہ میں حرم پاک کے دروس میں امریکہ کے ایک حاجی صاحب جو اصلاً پاکستان کے تھے بیٹھا کرتے تھے عقیدہ کے بریلوی تھے۔لیکن بیس دن کی مجلس اور سوال و جواب کو سن کر انہوں نے کہا کہ میں آپ سے تنہائی میں کچھ وقت چاہتا ہوں! درس کے بعد میں ان کو لے کر حرم کے ایک کونے میں بیٹھ گیا۔انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مال و اموال کے اعتبار سے مجھے بہت کچھ دے رکھا ہے۔میں میلاد اور عرس کے لیے لاکھوں روپے خرچ کرتا تھا۔لیکن اب آپ کے درس میں بیٹھنے سے مجھے معلوم ہوا کہ میرا دین صحیح دین نہیں ہے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں آپ کی تقریروں سے مجھے یقین ہو گیا کہ پوری زندگی ہمارا عقیدہ صحیح نہ تھا اب میں حرم پاک میں توبہ کر کے جا رہا ہوں۔ان شاء اللہ اب سے صحیح دین سیکھوں گا اور اسی پر عمل کروں گا۔

پھر میں نے دیکھا کہ حاجی صاحب زارو قطار رو رہے ہیں۔زندگی بھر شاید ڈاڑھی مونڈتے تھے لیکن اب مکہ کے رہائش کے ایام میں انہوں نے داڑھی بھی بڑھا لی تھی۔داڑھی آنسوؤں سے بھیگ رہی تھی۔میں نے ان کو سمجھایا کہ اللہ رحیم و تواب ہے، ایک کافر بھی اگر توبہ کر کے صحیح دین پر عمل کرنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ماضی کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔انہوں نے ہچکیاں لیتے ہوئے ایک اور بات کہی کہ میرے پاس امریکہ میں کئی کمپنیاں ہیں کئی گھروں کا مالک ہوں ،لیکن میری ایک لڑکی اور دو لڑکے ہیں دونوں دین سے بیزار ہیں۔شادی بیاہ کرنے کو راضی نہیں۔میری اکلوتی لڑکی گھر میں کسی وقت بھی اپنے فرینڈ کو لا کر اس کے ساتھ اپنے وِنگ میں رات اور دن گزارتی ہے۔میں کچھ نہیں کہہ سکتا اور نہ کچھ کر سکتا ہوں۔جب چاہتی ہے فرینڈز اس کو آ کر گھر سے لے جاتے ہیں، ہمارے سامنے نکلتی ہے ،مجبور ہوں اگر کچھ بولوں تو پولیس ہمیں ہی مجرم گردانے گی۔میرے دونوں لڑکے بھی اسی طرح ہیں۔جب میں نے دیکھا کہ ان کا دل اس وقت بہت نرم ہے تو سوچا کہ حرم پاک کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبارک فضا میں ان پر کوئی بڑا اثر ڈالنا چاہیے۔ میں نے قصداً ان الفاظ میں حاجی صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ حاجی صاحب !ان حالات میں آپکے امریکہ میں رہنے اور کمانے کھانے کے لیے زندگی گزارنے پر لعنت ہے۔انہوں نے کہا تو میں کیا کروں ؟ میں نے کہا کہ آدمی جہاں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکے وہاں سے ہجرت واجب ہوجاتی ہے۔! آپ کا اصل ملک پاکستان ہے،یا بنگلہ دیش! دونوں ملک اگرچہ اپنے کو اسلامی ملک کہتے ہیں لیکن نام کے اسلامی ملک ہیں البتہ مسلمانوں کا ملک ہے۔آپ پاکستان یا بنگلہ دیش ہجرت کر جائیں وہاں آپ اپنے دین اور اپنے اہل وعیال کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ نیز اپنے مال کے ذریعہ مسلمانوں کے ملک کو ترقی دینے کی کوشش کرسکتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اب تو حالت یہ ہے۔کہ میں اور میری بیوی صرف جاسکتے ہیں بچے نہیں جائیں گے ۔وہ تو آزاد ہیں۔ پھر انہوں نے پاکستان جانے کا عزم ظاہر کیا۔مزید انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ آپ جس مسلک کو حق کہتے ہیں یعنی اہلحدیث مسلک پاکستان میں اس کے فالو(Follow) کرنے والے کچھ لوگوں کا نام بتائیں! میں نے جامعہ سلفیہ وغیرہ کا ذکر کیا،مولانا ثناء اللہ اور مولانا ارشاد الحق وغیرہ کا نام لیا۔ انہوں نے کہا کہ میں انشاء اللہ اپنا جتنا مال پاکستان لے جاسکتا ہوں لے کر اسی مسلک کا اسکول کھولوں گا۔اوراب اسی مسلک پر عمل کروں گا۔ بعد میں انہوں نے کیا کیا معلوم نہ ہوسکا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اب بڑی طاقتوں نے دین کا لباس اتار کر فحاشی ، بے حیائی و بداخلاقی کا لبادہ اوڑھ لیا ہے۔اور جیسا کہ میں نے ذکر کیا کہ اللہ رب العزت ایسے حالات میں قوموں میں انبیاء بھیجا کرتا تھا اور ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد اب کوئی نبی نہیں ہونے والا۔اس وجہ سے اللہ نے قرآن وسنت کو محفوظ کر کے اس امانت کو دنیا تک پہنچانے کے لیے علماء امت کے سپرد کردیا ہے۔علماء کو چاہیے کہ دین حق کی دعوت کے لیے نکلیں کچھ لوگ اپنے ملکوں میں داخلی اصلاح کے لیے رہیں کچھ لوگ کفر کے ملکوں میں نکل کر دعوت وتبلیغ کا فریضہ ادا کریں! کم ازکم ان ملکوں میں جو مسلمان ہیں ان کو دین پر قائم رکھنے کی کوشش کریں! ورنہ عند اللہ مسئول ہونگے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ان حالات میں تم لوگوں نے کیا کیا تھا؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ لوگ ان ملکوں میں مقیم رہ کر اپنی حد تک کام کر رہے ہیں۔لیکن مزید سعی و کوشش کی ضرورت ہے۔

خاص طور پر ان حالات میں بھی مزید کوشش کی ضرورت ہے جبکہ کچھ افراد اور کچھ جماعتیں دین کو غلط انداز سے لوگوں کے سامنے پیش کرنے میں پیش پیش ہیں۔

اصل دین خالص ہی انسانیت کے مسائل کا حل ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے دین حق کو قائم کرے تاکہ ظلم اور بداخلاقی سے کراہتی اور سسکتی انسانیت کو سکون ملے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امید کی کرن

دنیا کو معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ کی پیدائش کے وقت دنیا ہلاکت کے گڑھے کے قریب تھی ،اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو خاتم الرسل بنا کر بھیجا اور اس نعمت کے ذریعہ سے گڑھے میں گرنے اور ہلاکت سے بچالیا۔تھوڑے ہی عرصہ میں مسلمانوں نے غلبہ حاصل کرکے اندلس اسپین تک اپنی حکومت قائم کی ،عدل وانصاف سے اپنے ماتحتوں کوامن وامان کے سایے میں پالا ،وہ کسی بھی مذہب کے ہوں، اسلام کے سائے میں امن وامان سے زندگی گزارتے رہے۔ ہرقسم کے علوم کی ریادت وقیادت مسلمانوں کے ہاتھ میں رہی :

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا﴾ (محمد: ٢٨)

”وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے۔“

کا وعدہ پورا ہوا۔دین اسلام غالب رہالیکن اسلام نے اپنے غلبہ کے ایام میں کسی پرظلم وزیادتی نہ کی۔ایک یہودی کے ساتھ معزز اسلامی شخصیت کو قاضی اورجج کے سامنے برابر کھڑا کیا اور یہودی کا حق دلایا۔ایسے بہت سے واقعات ہیں جوتاریخ اسلام کی عظمت پر دلالت کرتے ہیں۔

مسلمانوں کو جوعزت وتمکین ملی وہ اللہ رب العزت کے دین پرعمل کرنے اوراس کی دعوت دینے اورنفس ونفیس کوخرچ کرکے اس دین کی آبیاری کرنے سے ملی تھی۔

مسلمانوں نے آپس کا اتفاق واتحادچھوڑکرمختلف ٹولیوں میں بٹ کر اپنی طاقت کو ضائع کردیا ہے۔لیکن بہرحال وہ اللہ کے بندے ہیں اللہ رحیم وکریم ہے اس وقت دنیا کی جو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت ہو چکی ہے اس کی بہ نسبت مسلمان بہر حال سب سے افضل ہیں خصوصاً ایک طائفہ مبارکہ کا وجود ہمیشہ رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا! اس طائفہ کے اعمال کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ مسلمانوں کی اصلاح فرمائے گا۔ اللہ کا وعدہ ہے:

﴿وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾﴾ (آل عمران: ۱۳۹)

''اگر تم ایماندار ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔''

سچ ہے! خلفاء راشدین کے زمانے میں یہ وعدہ سچ ہوا:

﴿وَ تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ﴾ (آل عمران: ۱۴۰)

''ہم دنوں کو لوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔''

کہ فتح و شکست اللہ کی سنت ہے کبھی فتح کسی کے ساتھ کبھی کسی کے ساتھ رہے گی! لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے حق میں مقدر کر رکھا ہے کہ ایمان کی شرط کے ساتھ ہی انہیں علو اور تمکین ملے گا۔

مسلمانوں کی بساط یورپ سے اٹھ چکی تھی لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے عثمانی حکومت کے ذریعہ پھر ان کو فتح دی تھی۔ تاتاریوں نے اسلامی حکومت کو تار تار کر دیا تھا اللہ نے مسلمانوں کو ان پر فتح دی، نصاریٰ نے بیت المقدس پر قبضہ کر لیا تھا تقریباً ایک صدی تک ان کا غلبہ رہا، پھر اللہ نے مسلمانوں کو صلاح الدین ایوبی کی قیادت میں غلبہ دیا۔ عثمانی حکومت کو اللہ نے فروغ دیا اور وہ صدیوں یورپ کے بڑے حصے پر غالب رہے پھر اس کا زوال ہوا۔

اب اس وقت یہود و نصاریٰ کو غلبہ ملا ہے لیکن ایک چیز یاد رہے کہ مسلمانوں اور اسلام دشمنوں کی مثال یہی رہی ؏

ہم نے جب ہوش سنبھالا تو سنبھالا تم کو
تم نے جب ہوش سنبھالا تو سنبھلنے نہ دیا

اب حالت یہ ہے کہ کفر کے تمام ملل ایک ساتھ ہو کر اسلام اور مسلمانوں سے دشمنی پر تلے ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود اسلام خود انہیں کے ملکوں میں زیادہ سے زیادہ پھیل رہا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ بلاد کفر میں مسلمانوں کی تعداد بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ابھی ماضی قریب میں امریکہ اور برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی لیکن اس وقت مسلمانوں کی تعداد دسیوں ملین تک صرف امریکہ میں پہنچ چکی ہے۔

موثوق ذرائع کا کہنا ہے کہ صرف امریکہ میں ۱۱ستمبر کے حادثے کے بعد اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں چار گنا اضافہ ہوگیا ہے۔اسی طرح برطانیہ،فرانس اور جرمنی میں مسلمانوں کی تعداد بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

اس کے علاوہ بفضل ربی مسلمانوں میں خود دین کے تمسک کا جذبہ بہت تیزی سے پھیل رہا ہے۔خصوصاً نوجوانوں میں خالص دین اسلام کو جاننے کی بہت تڑپ ہے۔سعودیہ عربیہ کے سایے میں حج،عمرہ اور رمضان کے موقع پر مسلمانوں کی بڑھتی تعداد کو دیکھ کر اسلام کے روشن مستقبل کی خوشخبری ملتی ہے۔اللہ رب العالمین کا ایک نظام ہے:

((حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَيْئٌ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ)) [1]

''اللہ کا فیصلہ ہے کہ کوئی بھی چیز بلندی پر پہنچنے کے بعد نیچے آئے گی (اللہ کی سنت بدلتی نہیں)۔''

اس الٰہی قانون کے تحت ہماری آنکھوں کے سامنے سوویت یونین جس نے پندرہ مسلمان حکومتوں کو ہڑپ کر کے یونٹ بنایا تھا اور ان مظلوم مسلمانوں پر لوہے اور آگ برسا کر حکومت کرتی تھی اب وہ بکھر کر رہ گئی۔اور پھر ان شاء اللہ مستقبل قریب میں دنیا کی باگ ڈور اسلام کے ہاتھ میں آنے والی ہے۔

حالات پر نظر رکھنے والے غیر مسلم مبصرین نے بھی یہی خواب دیکھا ہے۔اس کی تعبیر ان شاء اللہ پوری ہونے کے قریب ہے۔

برطانیہ کے ایک ماہر اقتصادیات کا کہنا کہ سرمایہ دارانہ نظام واضح طور پر ناکام ثابت ہو چکا ہے۔کمیونزم نظام بھی فیل ہو کر رہ گیا ہے۔اب انسانیت کو چاہیے کہ کوئی نیا نظام تلاش

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسير، حديث نمبر: ۲۸۷۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے۔ مزید کہتا ہے کہ مسلمان ہی وہ نئی طاقت ہیں جن کے اندر مستقبل کے نظام کی خوشخبری ملتی ہے۔ ❶

امریکی کانگریس کے ممبر جان مرواں کا کہنا ہے۔کہ میرا عقیدہ ہے کہ اکیسویں صدی اسلام اور اسلامی تہذیب کی صدی ہوگی ۔اس کے ذریعہ پوری دنیا میں امن وسلامتی اور رفاہیت وخوشحالی پھیلے گی۔ ❷

کفر کی طاقتوں کو یہ خوف کھائے جا رہا ہے کہ اسلام آ پہنچا! اسلام بجنگ آمد کے تصور سے ان کے پتے پانی ہورہے ہیں۔ یہ حقیقت اور ہمارے نبی کریم ﷺ کا معجزہ ہے کہ:

((نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ)) ❸

''مہینے کی مسافت کی دوری پر رہ کر بھی دشمن رعب کھائے گا اور ہماری مدد ہوگی!''

لیکن انہیں یقین کر لینا چاہیے کہ خوف نہ کریں! اسلام اور مسلمان اس رسول رحمت ﷺ کے تابعدار ہیں جنہوں نے طاقت ہوتے ہوئے قابو پا کر بھی جانی دشمنوں کو معاف کر دیا تھا۔

اسلام جنگ کے میدان میں جب کبھی اترا تو صلح وامن پھیلانے کے لیے، اسلام نے تاریخ میں جب بھی تلوار اٹھائی ۔تو مفسدین کے ہاتھوں سے تلوار اور ہتھیار چھیننے کیلئے، اور تمام عالم میں امن وشانتی پھیلانے کے لیے نہ کہ دنیا کی خاطر اور نہ خونخواری وخونریزی کی خاطر ہرگز نہیں! ان کے رب کا حکم ہے:

﴿فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا﴾ (محمد: ٤)

''جب کفار سے مقابلہ ہو تو انہیں قتل کرو! پھر قابو پا کر ان کو قید کرو! بعد میں

---

❶ الاسلام المعجزه المتجدده فی عصرنا ، ص: ٣٤٠.

❷ الاسلام المعجزه المتجدده فی عصرنا ، ص: ٢٢٧.

❸ صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، حدیث نمبر: ٤٣٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسان کر کے چھوڑ دو یا فدیہ لے کر چھوڑ و! یہاںتک کہ جنگ ہتھیار رکھ دے۔‘‘

اس لیے دنیا کو جان لینا چاہیے کہ اسلام نے پہلے بھی دنیا کو امن کا گہوارہ بنایا اور آئندہ بھی ان شاء اللہ بنائے گا۔اس لیے خوشی خوشی اس کا استقبال کرے تا کہ ہر ایک اس زمین پر امن وسکون سے جی سکے۔

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين وصلى الله عليه وعلى اله وصحبه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين

وصی اللّٰہ محمد عباس

وادی بشم۔ مکة المکرمة

٢٤ رمضان ١٤٣١ھـ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السيرة الذاتية

أ: الاسم: وصي الله بن محمد عباس بن أحمد عباس .
تاريخ الميلاد: ١/ ٥/ ١٣٧٦هـ .

ب: الشهادات والمؤهلات العلمية:

❀ الثانوية في ١٣٨٧-١٣٨٨هـ .
❀ الليسانس في ١٣٩١ ـ ١٣٩٢هـ كلتاهما من الجامعة الإسلامية .
❀ الماجستير في ١٩/ ٦/ ١٣٩٧هـ من جامعة الملك عبد العزيز ، كلية الشريعة والدراسات الإسلامية بمكة المكرمة .
❀ الدكتوراه في ٢٩/ ٧/ ١٤٠١هـ من جامعة أم القرى بمكة المكرمة .

ج: التخصص: الكتاب والسنة وعلومهما .

د: مكان العمل: جامعة أم القرى بمكة المكرمة .

هـ: التدرج الوظيفي:

❀ عملت مدرسًا بمعهد الحرم المكي على بند المكافآت من ١/ ٢/ ١٣٩٩هـ حتى ٤/ ٦/ ١٤٠٢هـ .
❀ ثم بوظيفة مدرس من ٤/ ٦/ ١٤٠٢هـ حتى ١٥/ ١/ ١٤٠٩هـ
❀ ثم بوظيفة "أستاذ مساعد" بجامعة أم القرى من ١٦/ ١/ ١٤٠٩هـ .
❀ حصلت على الترقية العلمية "أستاذ مشارك" في ١/ ٩/ ١٤١٣هـ من جامعة أم القرى .
❀ رُقّيتُ وظيفيًا من درجة "أستاذ مساعد" إلى درجة "أستاذ مشارك"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذات الرقم ٦٨ في ٢٢/ ٥/ ١٤١٩هـ.

و: النشاطات العلمية غير التدريسية:

❀ عملت عضواً للمجلس العلمي بجامعة أم القرى، لمدة سنتين.

❀ عملت عضواً في لجنة النظر في المناهج في الليسانس في قسم الكتاب والسنة.

❀ عملت عضواً في لجنة وضع المنهج الجديد للدكتوراه في قسم الكتاب والسنة.

❀ عملت عضواً في هيئة تحرير مجلة جامعة أم القرى لعلوم الشريعة واللغة العربية وآدابها.

ز: أما خارج الجامعة: فقد شاركت في عدة مؤتمرات في الهند وبريطانيا والأردن.

❀ شاركت في دورات علمية عديدة في مكة وجيزان وحائل والهند وبرياطنيا.

❀ أقوم بإلقاء المحاضرات المختلفة في داخل المملكة وخارجها، أمريكا وبريطانيا بوسائل الاتصال، وفي الجاليات بمكة وجدة والشعيبة وغيرها.

❀ شاركت في ندوة السنة والسيرة بجمع الملك فهد بالمدينة المنورة.

❀ عملت مستشاراً غير متفرغ لمعالي الرئيس العام لشئون المسجد الحرام والمسجد النبوي الشيخ محمد بن عبد اللّٰه السبيل - حفظه اللّٰه- لأكثر من سنتين.

❀ عملت عضواً في لجنة أعلام الحرم المكي، برئاسة معالي الرئيس العام لشئون المسجد الحرام والمسجد النبوي الشيخ محمد بن عبد اللّٰه السبيل وعضوية سماحة الشيخ عبد اللّٰه بن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منيع - حفظهما الله- وسماحة الشيخ عبد البسام رحمه الله، مع بـعـض أهل الخبرة الآخرين التي شكلت بناءً على الأمر السامي وقـد قمت مع اللجنة بدراسة مواقع أعلام الحرم تاريخيًا وعلميًا ثم ميدانيًا بالبحث والتنقيب عن آثار الأعلام في الجبال المحيطة بـمكة بـعـد الـبـحـث فـي الـكـتـب والمراجع، وقد نفذ بعضها تجديداً، وينفذ الباقي قريبًا إن شاء الله تعالى.

❀ أدرس فـي الـمسـجـد الحرام بقرار من معالي الرئيس الام لشئون الـمسـجـد الحرام والمسجد النبوي، المبني على موافقة المقام السامي الكريم منذ ١٤١٩هـ.

❀ طـلب مني تقرير عن بعض معاني القرآن المترجمة باللغة الأردية من جهة مجمع الملك فهد، فقمت بالتصحيح والتقرير فيه.

❀ قـمـت بـالتصحيح والنظر في ترجمة معاني القرآن الكريم للشيخ مـحـمد الجوناكدي وتفسير الشيخ صلاح الدين يوسف، بطلب مـن مـجمع الملك فهد، وهو الذي يطبع وينشر من المجمع منذ سنين.

❀ وأنـا عـضـو فـي مـجلس بعض الجامعات في الهند، والإشراف على بعض المدارس خاصة في الهند.

ح: التأليفات والأبحاث:

١: الضعفاء والمتروكون والمجهولون في سنن النسائي، لم يطبع.

٢: فضائل الصحابة للإمام أحمد، (تحقيق)، مطبوع عدة مرات.

٣: الـعـلـل ومـعـرفة الـرجال للإمام أحمد رواية عبد الله ابن الإمام أحمد (تحقيق)، مطبوع في أربع مجلدات.

٤: كـتـاب بـحـر الـدم فـيـمـن تـكـلـم فيـه الإمـام أحمد بمدح أو ذم (تحقيق)، مطبوع.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٥: كتاب العلل ومعرفة الرجال عن الإمام أحمد، رواية صالح ابن الإمام أحمد (تحقيق)، مطبوع .

٦: تحقيق جزء من كتاب "إتحاف المهرة" مطبوع من مركز السنة والسيرة بالمدينة .

٧: تحقيق جزء من كتاب "لسان الميزان" لابن حجر وهو تحت الطبع من مركز السنة والسيرة بالمدينة .

٨: المسجد الحرام تاريخه، وأحكامه (تأليف)، مطبوع .

٩: علل الحديث ودوره في حفظ السنة (تأليف)، مطبوع .

١٠: تحقيق الكلام في وجوب القراءة خلف الإمام، مطبوع .

١١: خلق المسلم في ضوء الكتاب والسنة، لم يطبع .

١٢: فقه أهل الحديث خصائصه ومميزاته، لم يطبع .

١٣: التعريف بكتب تراجم الرواة، لم يطبع .

١٤: بعض البحوث العامة .

العنوان الحالى:

مكة المكرمة، شارع الحج، وادي بشم .

رقم الهاتف الجوال: ٥٥٥٥٢٦٨٨٦ .

رقم صندوق البريد: ٥٣٩١ .

الرمز البريدى:

البريد الإلكتروني: Dr.wasiullah@hotmail.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ